Postal Reg.No:PB-0258/2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

شمارہ 15

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

26 محرم 1423 ہجری 10 شہادت 1381 ہش 10/ اپریل 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 6 اپریل 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'العزیز' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

میری جماعت خدا کے آسمانی نشانوں کو دیکھکر ایمان اور نیک عملوں میں ترقی کرے

اور انکو معلوم ہو کہ وہ ایک صادق کا دامن پکڑ رہے ہیں نہ کاذب کا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رہے کہ یہ اشتہار محض اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ تا میری جماعت خدا کے آسمانی نشانوں کو دیکھکر ایمان اور نیک عملوں میں ترقی کرے اور انکو معلوم ہو کہ وہ ایک صادق کا دامن پکڑ رہے ہیں نہ کاذب کا اور تا وہ راستبازی کے تمام کاموں میں آگے بڑھیں اور ان کا پاک نمونہ دنیا میں چمکے۔

ان دنوں میں وہ چاروں طرف سے سن رہے ہیں کہ ہر ایک طرف سے مجھ پر حملے ہوتے ہیں اور نہایت اصرار سے مجھ کو کافر اور دجال اور کذاب کہا جاتا ہے اور قتل کرنے کے لئے فتوے لکھے جاتے ہیں پس ان کو چاہئے کہ صبر کریں اور گالیوں کا گالیوں کے ساتھ ہرگز جواب نہ دیں اور اپنا نمونہ اچھا دکھاویں کیونکہ اگر وہ بھی ایسی ہی درندگی ظاہر کریں جیسا کہ ان کے مقابل پر کی جاتی ہے تو پھر ان میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ اس لئے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اپنا اجر پا نہیں سکتے جبتک صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگذر کی خصلت سب سے زیادہ ان میں نہ پائی جائے۔

اگر مجھے گالیاں دی جاتی ہیں تو کیا یہ نئی بات ہے؟ کیا اس سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کو ایسا ہی نہیں کہا گیا؟ اگر مجھ پر بہتان لگائے جاتے ہیں تو کیا اس سے پہلے خدا کے رسولوں اور راستبازوں پر الزام نہیں لگائے گئے؟ کیا حضرت موسیٰ پر یہ اعتراض نہیں ہوئے کہ اس نے دھوکہ دیکر ناحق مصریوں کا مال کھایا اور جھوٹ بولا کہ ہم عبادت کے لیے جاتے ہیں اور جلد واپس آئیں گے۔ اور عہد توڑا اور کئی شیر خوار بچوں کو قتل کیا؟ اور کیا حضرت داؤد کی نسبت نہیں کہا گیا کہ اس نے ایک بیگانہ کی عورت سے بدکاری کی اور فریب سے اوریا نام ایک سپہ سالار کو قتل کرادیا اور بیت المال میں ناجائز دست اندازی کی؟ اور کیا ہارون کی نسبت یہ اعتراض نہیں کیا گیا کہ اس نے گوسالہ پرستی کرائی؟ اور کیا یہودی ابتک نہیں کہتے کہ یسوع مسیح نے دعویٰ کیا تھا کہ میں داؤد کا تخت قائم کرنے آیا ہوں اور یسوع کے اس لفظ سے بجز اسکے کیا مراد تھی کہ اس نے اپنے بادشاہ ہونے کی پیشگوئی کی تھی جو پوری نہ ہوئی؟ اور کیونکر ممکن ہے کہ صادق کی پیشگوئی جھوٹی نکلے؟ یہودی یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مسیح نے کہا تھا کہ ابھی بعض لوگ زندہ موجود ہونگے کہ میں واپس آؤنگا۔ مگر یہ پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی اور وہ ابتک واپس نہیں آیا۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امور پر جاہلوں کے اعتراض ہیں جیسا کہ حدیبیہ کے واقعہ پر بعض نادان مرتد ہو گئے تھے۔ اور کیا ابتک پادریوں اور آریوں کی قلموں سے وہ تمام جھوٹے الزام ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت شائع نہیں ہوتے جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں؟

غرض مخالفوں کا کوئی بھی میرے پر ایسا اعتراض نہیں جو مجھ سے پہلے خدا کے پاک نبیوں پر نہیں کیا گیا اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ جب تم ایسی گالیاں اور ایسے اعتراض سنو تو غمگین اور دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تم سے اور مجھ سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کی نسبت یہی لفظ بولے گئے ہیں۔ سو ضرور تھا کہ خدا کی وہ تمام سنتیں اور عادتیں جو نبیوں کی نسبت وقوع میں آچکی ہیں ہم میں پوری ہوں۔

ہاں یہ درست بات ہے اور یہ ہمارا حق ہے کہ جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے جبکہ ہم دکھ دئے جائیں اور ستائے جائیں اور ہمارا صدق لوگوں پر مشتبہ ہو جائے اور ہماری راہ کے آگے صدہا اعتراضات کے پتھر پڑ جائیں تو ہم اپنے خدا کے آگے روئیں اور اس کی جناب میں تضرعات کریں اور اس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور اس سے کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں۔ سو اسی بنا پر میں نے یہ دعا کی ہے مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں رب انی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے اور میری روح دیکھ رہی کہ خدا میری سنے گا اور میرے لئے ضرور کوئی ایسا رحمت اور امن کا نشان ظاہر کر دے گا کہ جو میری سچائی پر گواہ ہو جائے گا۔

میں اس وقت کسی دوسرے کو مقابلہ کے لئے نہیں بلاتا اور نہ کسی شخص کے ظلم اور جور کا جناب الٰہی میں اپیل کرتا ہوں۔ بلکہ جیسا کہ میں تمام ان لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں۔ خواہ وہ ایشیا کے رہنے والے ہیں اور خواہ یورپ کے اور خواہ امریکہ کے ایسا ہی میں عام اغراض کی بناء پر بغیر اس کے کہ کسی زید یا بکر کا میرے دل میں تصور ہو خدا تعالیٰ سے ایک آسمانی شہادت چاہتا ہوں جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ اور یہ فقط دعائیہ اشتہار ہے جو خدا تعالیٰ کی شہادت طلب کرنے کے لئے میں لکھتا ہوں۔ اور میں جانتا ہوں کہ اگر میں اس کی نظر میں صادق نہیں ہوں تو اس تین برس کے عرصہ تک جو 1902 تک ختم ہونگے میری تائید میں ایک ادنیٰ قسم کا نشان بھی ظاہر نہیں ہوگا اور اس طرح پر میرا کذب ظاہر ہو جائے گا اور لوگ میرے ہاتھ سے مخلصی پائیں گے۔ اور اگر اس مدت تک میرا صدق ظاہر ہو جائے جیسا کہ مجھے یقین ہے تو بہت سے پردے جو دلوں پر ہیں اٹھ جائیں گے میری یہ دعا بدعت نہیں ہے بلکہ ایسی دعا کرنا اسلام کی عبادات میں سے ہے جو نمازوں میں ہمیشہ پنج وقت مانگی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم نماز میں یہ دعا کرتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اس سے یہی مطلب ہے کہ خدا سے ہم اپنے ترقی ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کیلئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں نبیوں کا کمال، صدیقوں کا کمال، شہیدوں کا کمال، صلحاء کا کمال سو نبی کا خاص کمال یہ ہے کہ خدا سے ایسا علم غیب پاوے جو بطور نشان کے ہو۔ اور صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانہ پر ایسے کامل طور پر قبضہ کرے یعنی ایسے اکمل طور پر کتاب اللہ کی سچائیاں اس کو معلوم ہو جائیں کہ وہ بوجہ خارق عادت ہونے کے نشان کی صورت پر ہوں اور اس صدیق کے صدق پر گواہی دیں۔ اور شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے اور مرد صالح کا کمال یہ ہے کہ ایسا ہر ایک قسم کے فساد سے دور ہو جائے اور مجسم صلاح بنجائے کہ وہ کامل صلاحیت اس کی خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان مانی جائے۔ سو یہ چاروں قسم کے کمال جو ہم پانچ وقت خدا تعالیٰ سے نماز میں مانگتے ہیں یہ دوسرے لفظوں میں ہم خدا تعالیٰ سے آسمانی نشان طلب کرتے ہیں اور جس میں یہ طلب نہیں اس میں ایمان بھی نہیں ہماری نماز کی حقیقت یہی طلب ہے جو ہم چار رنگوں میں پنجوقت خدا تعالیٰ سے چار نشان مانگتے ہیں اور اس طرح پر زمین پر خدا تعالیٰ کی تقدیس

باقی صفحہ (2) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

رام کے نام پر ہتیائیں!

ملک میں گزشتہ دنوں جس رنگ میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور جو تادم تحریر کسی نہ کسی رنگ میں جاری ہیں ان میں انسانوں کے ہاتھوں انسانوں پر ظلم کے ایسے بہیمانہ کردار کا مظاہرہ کیا گیا ہے کہ اب تک یقین کرنے کو دل نہیں کرتا کہ انسان بربریت اور ظلم وستم میں اس حد تک بھی پہنچ سکتا ہے۔

دراصل یہ سب برسوں کی تربیت میں پروان چڑھنے والے مذہبی انتہا پسندی کے تلخ پھل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب کے نام پر انسان اس قدر جنونی ہوگیا ہے کہ اسے:

☆ ...... زندہ انسانوں کو جلانا منظور ہے۔

☆ ...... قتل وغارت اور لوٹ مار منظور ہے۔

☆ ...... معصوم بچوں، یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ان کے بچوں کو قتل کرنا منظور ہے۔

☆ ...... اپنے ہی ملک کی ماؤں بہنوں کی توہین کرنا منظور ہے۔

---- اور حد یہ ہے کہ یہ سب کام رام کے نام پر کئے جا رہے ہیں۔ رام کو خوش کرنے کیلئے کئے جا رہے ہیں۔

اسی پر بس نہیں حال ہی میں بعض انتہا پسند ہندو لیڈروں کے ایسے بیانات بھی آئے ہیں جن کا ماحصل یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو ہندوستان میں رہنا ہے تو انہیں اکثریتی طبقہ کی خوشنودی حاصل کر کے ہی رہنا ہوگا۔ حد یہ ہے کہ ایسے بیانات دیتے وقت یہ لیڈر یہ بات بھی نہیں سوچتے کہ ایسے خطرناک بیانات کا اثر کیا ہونے والا ہے۔ اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ کشمیر میں انتہا پسندوں نے اگر اقلیتی طبقہ کے لوگوں کو نقصان پہنچایا، ان کو گھروں سے بے گھر کیا تو کیا انہوں نے اچھا کام کیا؟ اور کیا پنجاب میں اقلیتوں کو سکھوں کی خوشنودی کے مطابق جینا ہوگا؟ گویا اپنے عمل سے ہم یہ ثابت کر رہے ہیں کہ گزشتہ سالوں میں پنجاب میں جو انتہا پسندی کی کاروائیاں ہوئیں اس میں انتہا پسند حق بجانب تھے۔ اسی طرح شودر اگر کھڑے ہو جائیں اور وہ کہیں کہ ہم اکثریت میں ہیں لہٰذا براہمنوں کو ہماری خوشنودی کے مطابق اپنی زندگی گزارنی ہوگی تو پھر ان کا کیا ردعمل ہوگا اور کیا شودر اپنی اس بات میں حق پر ہونگے؟ سوچئے! ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے!! کہ آپ ہی کے دیئے ہوئے بیانات کا اپنے ہی ملک میں کیا ردعمل ہوسکتا ہے۔

اس لحاظ سے ایسے بیانات دیتے وقت کچھ عقل سے کام لینا چاہئے اور ایسے بیانات نہیں دینے چاہئیں جن کا اثر اپنے ملک کے علاوہ پڑوسی ممالک میں بھی ہوسکتا ہے۔ اپنے ایسے بیانات سے گویا ہم پڑوسی ممالک میں بسنے والے انتہا پسندوں کو یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ہی بھائیوں پر اگر وہ ان کی خوشنودی کے مطابق نہ چلیں تو جیسا چاہے سلوک ان سے کریں۔ ان کو ستائیں، ماریں، بے عزت کریں، ان کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کریں۔

سوچنا چاہئے کہ آج ہم ایسی دنیا میں جی رہے ہیں کہ ایک جگہ کا اثر دوسری جگہ پر فوراً ہوتا ہے ایک جگہ اگر آپ دوسروں کو نقصان پہنچائیں گے تو پھر کسی دوسری جگہ اپنوں کو اس سے زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آج سے سو سال قبل بانئ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے یہی بات سمجھاتے ہوئے اپنے معرکۃ الآرا لیکچر ''پیغام صلح'' میں فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

''یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہوسکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہوسکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلاوطن کر دیں گے بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا۔ اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور مشیخت سے حقیر کرنا چاہے گی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہیں بچے گی اور اگر کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گا تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ (پیغام صلح روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 448)

حقیقت یہ ہے کہ آپسی تفرقہ، نا اتفاقی اور نفسانی خودغرضی کی وجہ سے ہی ایسی باتیں انسان کے منہ سے نکلتی ہیں ایسے انسان چاہتے ہیں کہ جہاں پر وہ ہیں وہاں انہیں وہ سب کچھ مل جائے جسکے وہ خواہاں ہیں چاہے کسی دوسری جگہ ان کے اپنے ہی بھائی ان کی مفاد پرستی کی بھینٹ ہی کیوں نہ چڑھ جائیں۔

آج سے پچاس سال قبل پاکستان کے انتہا پسند ملاؤں نے بھی اپنی خودغرضی کی خاطر یہی موقف اختیار کیا تھا 1953 کے اینٹی احمدیہ فسادات کے وقت جب منیر انکوائری کمیشن مقرر ہوا تو اس کے سامنے پاکستان کے احراری، دیوبندی، جمعیۃ العلماء اور جماعت اسلامی کے ملاؤں نے یہی کہا تھا کہ اب پاکستان بن گیا ہے اب یہاں غیر مسلموں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اس پر فاضل ججوں نے احراری مولویوں سے پوچھا تھا:-

''اگر ہم اسلامی دستور نافذ کریں گے تو پاکستان میں غیر مسلموں کا موقف کیا ہوگا۔ ممتاز علماء کی رائے یہ ہے کہ پاکستان کی اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کی حیثیت ذمیوں کی سی ہوگی اور وہ پاکستان کے پورے شہری نہ ہوں گے کیونکہ ان کو مسلمانوں کے مساوی حقوق حاصل نہیں ہوں گے۔ وضع قوانین میں ان کی کوئی آواز نہ ہوگی۔ قانون کے نفاذ میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور انہیں سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کا حق نہ ہوگا'' (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ 229)

اس پر فاضل ججوں نے یہ سوال کیا کہ اگر یہ بات درست ہے تو بتایئے وہ غریب مسلمان جو ہندوستان میں بس رہے ہیں آپ کے نزدیک ان سے اگر یہی سلوک ہندوستان کی حکومت کرے اور منو کی شریعت ان پر نافذ کرے (جس کو آج ہندوتو کہا جا رہا ہے) تو ان کو اس کا حق ہوگا یا نہیں؟ اس پر جمعیۃ العلماء پاکستان کے اس وقت کے صدر نے کہا:-

''ہندوؤں کو جو ہندوستان میں اکثریت رکھتے ہیں ہندو دھرم کے تحت مملکت قائم کرنے کا حق ہے اور اگر اس نظام حکومت میں منو شاشتر کے مطابق مسلمانوں سے ملیچھ یا شودروں کا سا سلوک کریں تو ان پر مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ 245)

جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی صاحب سے عدالت میں یہی سوال کیا گیا جس کے جواب میں انہوں نے کہا:-

''یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیئے جائیں''۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ 245)

پس انتہا پسند ہندو ہوں یا مسلمان یہ دونوں قوم کے ہمدرد نہیں بلکہ صرف اور صرف اپنے مفادات واغراض کے محافظ ہیں۔

ہندوستان کے انتہا پسند ہندوؤں اور ان کے لیڈروں کو اپنے پڑوس میں ہونے والے ایسے عبرتناک واقعات کو مدنظر رکھنا چاہئے پاکستان کے انتہا پسند مسلمانوں اور ان کے ملاؤں نے قوم کا کیا بھلا کیا؟ افغانستان کے انتہا پسند ملاؤں نے اپنی قوم کو کیا فائدہ پہنچایا؟ تاریخ کی کھلی کتاب گواہ ہے کہ گزشتہ پچاس سال میں پاکستان وافغانستان میں انتہا پسندی کے نتیجہ میں وہاں کے معصوم عوام نہایت دکھ بھری زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ وہاں کا معاشرہ ظلم وستم اور بربریت کی ایک زندہ مثال بن چکا ہے جہاں اگر اقلیت تکلیف میں ہے تو اکثریت بھی امن وچین میں نہیں ہے۔ اگر آج ہندوستان کے انتہا پسند ہندوؤں نے ان گزشتہ اسباق سے سبق نہ سیکھا تو ہندوستان کے مسلمان ہی نہیں بلکہ اکثریتی طبقہ کے لوگ بھی امن وچین کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے جس کی نشانیاں اب ہندوستان میں نظر آنے لگی ہیں۔

افغانستان کے طالبان نے کیا یہ نہیں کہا تھا کہ وہاں کے ہندو اور دیگر اقلیتیں ان کے رحم وکرم پر جئیں گی اور یہ کہ ان سب کو اکثریت کی خوشنودی و رضا کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں۔ کیا انہوں نے مذہب کے نام پر بتوں کو نہیں توڑا تھا؟ اور کیا پھر مذہب کے نام پر ہی قتل وغارت کو اپنی زندگیوں کا حصہ نہیں بنا لیا تھا؟ ...... پھر بالآخر ان کا انجام کیا ہوا۔ کیا ان کے ہی ہم مذہب لوگوں نے غیروں کے ساتھ مل کر ان کو نیست ونابود نہیں کر دیا ..... کاش ہم ایسی باتوں سے سبق سیکھیں اور ہندوستان کے سب اہل مذاہب اور ان کے لیڈر ضد وتعصب اور قتل وغارت کو چھوڑ کر فراخدلی اور رواداری کو اپنی زندگیوں کا شعار بنالیں------!

(منیر احمد خادم)

بقیہ صفحہ: (۱)

چاہتے ہیں تا ہماری زندگی انکار اور شک اور غفلت کی زندگی ہو کر زمین کو پلید نہ کرے اور ہر ایک شخص خدا تعالیٰ کی تقدیس تبھی کرسکتا ہے کہ جب وہ یہ چاروں قسم کے نشان خدا تعالیٰ سے مانگتا رہے۔ حضرت مسیح نے بھی مختصر لفظوں میں یہی سکھایا تھا۔ دیکھو متی باب ۸ آیت ۹ ''پس تم اسی طرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو''

والسلام

الراقم مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۷۹-۱۸۲)

اسیران راہ مولیٰ کے لئے درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولیٰ کے لئے جو پاکستان کے مختلف جیلوں میں اللہ اور اس کے رسول کے نام کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں جلد رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

خطبہ جمعہ

رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام، متقی کا شیوہ نہیں

فلاح پا گیا وہ شخص جس نے اس حال میں فرمانبرداری اختیار کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر ہو کہ جس میں بمشکل گزارہ ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت بخشی ہو

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رازقیت اور رزّاقیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ر جنوری ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۱ر صلح ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج بھی خدا تعالیٰ کی صفات رزّاق اور رازق کا مضمون جاری رہے گا اور ممکن ہے اگلے ایک دو خطبات میں بھی جاری رہے۔

سب سے پہلی سورۃ البقرہ کی ۲۱۳ویں آیت ہے جس میں ذکر ملتا ہے کہ ﴿زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دنیا کی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ اور یہ اُن لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: کافر جب کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اُسے اس کی جزا کے طور پر دنیا میں ہی کچھ دے دیا جاتا ہے مگر مومن کے نیک کام اللہ تعالیٰ اُس کے لئے قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے اور اس کی اطاعت کے بدلے اُسے دنیا میں بھی رزق عطا کرتا ہے۔

(مسلم. كتاب صفة القيامة)

حضرت عائذؓ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے اس رزق میں سے کچھ ملے، بغیر اس کے کہ اُس نے وہ مانگا ہو یا دل میں اس کی لالچ رکھی ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے رزق کو وسعت دے۔ اور اگر اسے اس چیز کی حاجت نہ ہو تو اسے کسی ایسے شخص کی طرف بھیج دے جو اس چیز کا اس شخص سے زیادہ حاجت مند ہو۔ (مسند احمد بن حنبل. مسند البصريين)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے تو خدا (تعالیٰ) کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام، متقی کا شیوہ نہیں۔ یہ جو پراگندہ روزی ہیں پراگندہ دل کہتے ہیں، اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے۔ اوّل تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پراگندہ روزی بنا لیا"۔ یعنی خود ہی بنا لیا۔ "دیکھو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر تھے، بڑے معزز۔ آنحضرت ﷺ پر ایمان لا کر سب کو دشمن بنا لیا۔ کاروبار میں بھی فرق آ گیا۔ یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ سچی تقویٰ ایسی چیز ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کُل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔"

(بدر. جلد ۷. نمبر ۷. بتاریخ ۲۰/ فروری ۱۹۰۸ء. صفحہ ۳)

اب سورۃ المائدہ کی آیت ۱۱۵: ﴿قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾۔ عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دستر خوان اتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

حضرت سعدؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین ذکر وہ ہے جو پوشیدہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند العشرة المبشرين)

تو وہ رزق بہتر ہے جو کسی نے اپنی محنت سے کمایا ہو اور اس کو دکھاوے کے طور پر ظاہر نہ کرتا ہو اور پھر وہ کفایت کر جائے۔

مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے حضرت عطاءؒ بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ بن خطاب کی طرف کوئی چیز بطور عطیہ ارسال فرمائی تو حضرت عمرؓ نے وہ واپس بھجوا دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے کیوں واپس بھیجا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپؐ نے ہی ہمیں یہ نہیں بتایا کہ تمہارے لئے یہ بہتر ہے کہ تم کسی سے کوئی چیز نہ لو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حکم تو (کسی سے کوئی چیز) مانگنے کے بارے میں تھا۔ مگر جو چیز مانگے بغیر کسی کو ملے تو وہ ایک رزق ہے جو اللہ تعالیٰ اُسے دے رہا ہے۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مَیں کبھی کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں گا اور اگر بغیر مانگے کوئی چیز میرے پاس آئی تو ضرور قبول کرلوں گا۔ (موطا امام مالک، کتاب الجامع)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:-

"﴿لِاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا﴾: اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس دُعا کا اثر حواریوں کے لئے نہیں تھا اور نہ مائدہ کوئی ایسی چیز ہے کہ صرف حواری ہی اس سے مستفیض ہوں گے بلکہ عام رزق مراد ہے جیسے کہ آگے خود تشریح کی ہے: ﴿وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾۔

﴿اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ﴾: یہاں علماء کی بحث ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا سُن کر وہ ڈر گئے۔ مگر میرے نزدیک یہ دعا کی گئی اور یقیناً قبول ہوئی۔ دیکھتے نہیں عیسیٰؑ کے نام لیوؤں کے پاس کتنا رزق ہے، کتنی دولت ہے۔ یہاں تک کہ دن میں کئی بار لباس تبدیل کرتے اور نئے سے نئے کھانے کی وجہ سے گویا ہر روز اُن کے ہاں عید ہوتی ہے۔ ﴿عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا﴾ کے لفظ کا اثر ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان. ۱۹/ اگست ۱۹۰۹ء)

اب یہ سوچنے والی بات ہے کہ آج کل کی عیسائی دنیا کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ کیوں ان پر اتنے رزق کی فراخی ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہی تھی جو سورۃ مائدہ میں مذکور ہے جس کے نتیجہ میں ان کے آخرین کو بھی کثرت سے رزق عطا فرمایا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کُل انبیاء کی نظیر ہیں۔ خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں"۔ یعنی صحابہ میں پرانے انبیاء کی شان ملتی ہے۔ ہر قسم کے نبیوں کے نمونہ پر کوئی نہ کوئی صحابی

موجود ہے۔"انہوں نے بکریوں کی طرح جان دیدی اور اُن کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لے کر چلی آتی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہیں۔......... قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا تاکہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزولِ مائدہ سے پیشتر اُن کی حالت نَعْلَمَ کی نہ تھی۔ پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہوں نے بسر کی اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی۔ صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اوّل مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے۔ پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحبِ یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔"

(البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۵۔ بتاریخ ۲۰/فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۵)

اب سورۃ انفال کی آیت ۲۷: ﴿وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے (اور) زمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے (اور) ڈرا کرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اُچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ فلاح پا گیا جس نے اس حال میں فرمانبرداری اختیار کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر ہو کہ جس میں بمشکل گزارہ ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت بخشی ہو۔ (ترمذی، کتاب الزھد)

اب یہ ہمارے تجربہ میں ہے کہ بہت سے احمدی بھی ایسے ہیں جو بہت ہی غربت میں گزارہ کرتے ہیں اور پھر بھی چندے ادا کرتے ہیں کیونکہ وہ قناعت کرنے والے ہیں اور تھوڑا سا رزق کمانے کے باوجود اسی میں سے بچاتے ہیں۔ میرے اپنے تجربہ میں یہ بات آئی ہے ایک دفعہ سفر کے دوران ایک سٹیشن پر ہم اترے تو ایک بہت ہی غریب آدمی نے، جو ظاہر تھا کہ غریب آدمی ہے کچھ پیسے جمع کر کے چندہ کے طور پر دئے اور ایک بہت امیر آدمی کے ہاں دعوت تھی جس کا چندہ کچھ نہیں تھا۔ تو میں نے اس سے کہا کہ میں تمہارے ہاں روٹی نہیں کھاؤں گا میں اس غریب کے ہاں کھاؤں گا۔ کیونکہ اس نے اپنے پیسے میں سے خدا کی خاطر پیش کیا ہے تو جو بھی ہو غریبانہ لقمہ وہ میرے لئے بہتر ہے۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ حقیقت میں وہ لوگ رزق میں سے محنت کر کے کماتے ہیں اور بچت کر کے پھر چندے دے دیتے ہیں ان کے چندے تو ناقابل یقین حد تک زیادہ ہوتے ہیں۔ کہنے کو چند پیسے ہیں مگر ہوتے بہت زیادہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتب میں چند آنے، پیسے دینے والوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اب جو اس کثرت سے لاکھوں کروڑوں مل رہے ہیں یہ انہی پیسوں کی برکت ہے اس لئے خواہ مخواہ اپنے دل میں متکبر نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے زمانہ میں اتنی رقم اور اتنے اموال قربان کئے جاتے ہیں۔ یہ سارے انہی پیسوں کی برکت ہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں غرباء نے قربانی کے طور پر دئے تھے۔

سورۃ ھود آیت نمبر ۷: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾۔ اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر اس کا رزق اللہ پر ہے وہ اس کا عارضی ٹھکانہ بھی جانتا ہے اور مستقل ٹھہرنے کی جگہ بھی، ہر چیز ایک کھلی کتاب میں ہے۔

پھر ہے ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (العنکبوت: ۶۱) اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے جاندار ہیں جو اپنا رزق نہیں اٹھائے پھرتے۔ اللہ ہی ہے جو انہیں رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ خوب سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ایک زمیندار اس نکتہ کو خوب سمجھتا ہے کہ غلّہ کے حصول کے لئے زمین کی کاشت اور پھر اس میں تخم ریزی اور آب رسانی کی ضرورت ہے۔ اور وہ باوجود اللہ تعالیٰ کو خیر الرازقین جاننے اور مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (کوئی جانور نہیں مگر کہ اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے) پر ایمان لانے کے محنت کرتا اور ان اسباب سے کام لیتا ہے۔ ایک بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی مانتا ہے کہ آنکھیں بند کر لیں تو زبان سے نہیں دیکھ سکتے اور مشک کا منہ اگر کھول دیں تو ضرور ہے کہ پانی سے خالی ہو جائے۔ غرض یہ تو سب جانتے ہیں کہ سلسلہ اسباب کا مسبّبات سے وابستہ ہے اور ہر ایک فعل کا ایک نتیجہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قواعد وضوابط اٹل ہیں۔ مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ بایں ہمہ لوگ دین میں بداعمالی و نیک اعمالی کے نتائج سے غافل ہیں اور جنت کو بغیر کسی صالح عمل اور ایمانِ صحیح کے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دین کے بارہ میں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (اللہ بخشنہار ہے) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ ہر چیز پر قادر ہے) پڑھنے میں بڑے دلیر ہیں۔ (تشحیذ الاذہان۔ نمبر ۲)۔ یعنی اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ بخش دے گا تو بخش دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں: "﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ﴾ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کا کیا حال ہو گا اس کے جواب میں فرماتا ہے مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو"۔ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کیا ہو گا۔ اس میں مہاجرین بھی شامل ہیں جو ہمارے آج کل کے زمانہ کے ہیں وہ نیک دل مہاجرین بھی جو ہجرت کرتے ہیں اور توکل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی خرچ کا انتظام فرما دے گا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو۔ "دیکھو ہی جانور جو گھونسلے میں کچھ نہیں رکھتے وہ بھی آخر سفر کی مشقت اٹھاتے ہیں، کاوش کرتے ہیں، محنت سے ابتغاءِ فضل کرتے ہیں"۔

پھر ایک اور جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "﴿اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ﴾ مہاجرین کے رزق کا بھی اللہ متکفل ہے، جانور گھر سے کچھ ساتھ لے کر نہیں چلتے مگر محنت ضرور کرتے ہیں۔ پس مہاجرین کو ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنا جائز نہیں"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دے گا۔ اس کا وعدہ ہے ﴿مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾۔ کتے بلی بھی تو اکثر پیٹ پالتے ہیں اور کیڑوں مکوڑوں کو بھی رزق ملتا ہے۔"

(البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۴۔ بتاریخ ۱۳/فروری ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۲۸)

آپ مزید فرماتے ہیں:-

"زمین پر کوئی بھی ایسا چلنے والا نہیں جس کے رزق کا خدا آپ متکفل نہ ہو۔"

(ست بچن۔ صفحہ ۸۵)

سورۃ ھود آیت ۸۹: ﴿قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ﴾۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن حجت پر قائم ہوں اور وہ مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ رزق عطا کرتا ہے (پھر بھی کیا میں وہی کروں جو تم چاہتے ہو)۔ جبکہ میں کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں خود میں وہی کرنے لگ جاؤں۔ میں تو صرف حسبِ توفیق اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اللہ کی تائید کے سوا مجھے کوئی مدد حاصل نہیں۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

ابو تمیم جیشانی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے وہ ضرور تم کو ویسے ہی رزق عطا کرے گا جیسے پرندوں کو رزق عطا کرتا ہے۔ پرندے خالی پیٹ صبح جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آجاتے ہیں۔

شریف جیولرز
شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

(ابن ماجہ کتاب الزھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿رَزَقَنِيْ مِنْهُ﴾ کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مَیں بد معاملگی نہیں کرتا"۔ اپنے متعلق فرمارہے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ﴿رَزَقَنِيْ مِنْهُ﴾ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے رزق عطا فرمایا ہے۔ "مَیں بدمعاملگی نہیں کرتا یعنی دین میں دھوکہ نہیں کرتا پھر بھی مجھے خدا نے اپنی جانب سے بہت عمدہ رزق دے رکھا ہے۔ تم کیوں ﴿وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ﴾ (ھود:۸۵) پر عمل نہیں کرتے۔ میری مثال سے ظاہر ہے کہ حصول رزق ماپ تول کی کمی پر موقوف نہیں"۔

(حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۳۷۲،۳۷۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اس کو متقی کہتے ہیں .... اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ ﴿مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے۔ لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سُود لینے کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ مَیں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آ سکے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے، اُن کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے (سے) رزق دوں گا۔ پھر فرمایا ہے کہ ﴿فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ﴾ جس کا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں، وہ اس سے بالاتر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا، وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔"

(البدر۔ جلد ۳۔ نمبر ۲۵۔ بتاریخ یکم جولائی ۱۹۰۴ء)

سورۃ ابراہیم آیت ۳۳: ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ. وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ﴾۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس کے ذریعہ کئی پھل نکالے (جو) تمہارے لئے رزق کے طور پر (ہیں)۔ اور تمہارے لئے کشتیاں مسخر کیں تا کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں۔ اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کر دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک روز، جبکہ آپ کا روئے مبارک (ملک) شام کی طرف تھا، یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اے اللہ! ان کے دلوں کو (ہماری طرف) موڑ دے۔ پھر آپؐ نے عراق کی طرف رُخ کیا اور ایسی ہی دعا کی۔ پھر آپؐ نے ہر اُفق کی طرف رُخ کر کے یہی دعا مانگی اور فرمایا: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ ثَمَرَاتِ الْاَرْضِ وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا۔ یعنی اے اللہ! ہمیں زمین کے ثمرات میں سے رزق عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے مُدّ اور صاع میں برکت ڈال دے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت علامہ فخر الدین رازی سورۃ ابراہیم کی اس آیت میں سے ﴿فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ "اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پھلوں کو اس لئے نکالا ہے کہ وہ ہمارے لئے بطور رزق کے ہوں اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مکلف مخلوق کو خیر اور نفع پہنچانے کی غرض سے ان پھلوں کو پیدا کیا ہے کیونکہ احسان اسی وقت احسان بنتا ہے جب احسان کرنے والا احسان کئے جانے والے کو نفع پہنچانے کی غرض سے کوئی فعل کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر رازی)

اب روزانہ ہر احمدی غریب ہو یا امیر ہو کچھ نہ کچھ پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق کے طور پر کھاتا ہے اور پھل کھاتے وقت سوچتا بھی نہیں کہ یہ پھل کس طرح پیدا کیا گیا، کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے مٹی میں سے اگایا اور ایک ہی پانی سے وہ درخت پانی پلایا گیا اور پھر طرح طرح کے پھل اس میں لگتے ہیں تو یہ حیرت انگیز نظام ہے اگر اس پر غور کرو تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی شان ہے کس شان سے ہمیں رزق عطا فرمایا ہے، ہر پھل جو انسان استعمال کرتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے رزاق ہونے کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

سورۃ النحل: ﴿وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ. اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾ (النحل:۷۲)۔ اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض دوسروں پر رزق میں فضیلت بخشی ہے۔ پس وہ لوگ جنہیں فضیلت دی گئی وہ کبھی اپنے رزق کو ان کی طرف جو ان کے ماتحت ہیں اس طرح لوٹانے والے نہیں کہ وہ اس میں ان کے برابر ہو جائیں۔ پھر کیا وہ (اس) حقیقت کے جاننے کے باوجود اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے جسمانی نشوونما اور رزق کے لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف (بھی) نظر کرے۔ ایسا کرنا اس بات کے زیادہ قرین قیاس ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہونے والی نعماء کی ناقدری نہ کر بیٹھے۔ (ترمذی۔ کتاب اللباس)

اب رسول اللہ ﷺ نے یہ ایک بہت عظیم الشان اور عمدہ اصول بیان فرمایا ہے۔ ہر غریب اور کمزور آدمی سے غریب تر اور کمزور آدمی بھی کوئی نہ کوئی ہوگا بجائے اس کے کہ صرف اوپر کی طرف کو دیکھے کہ کون مجھ سے زیادہ اچھا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے دل میں حسد پیدا ہو وہ اگر اپنے سے کم تر کو دیکھے تو جذبہ شکر پیدا ہوگا کہ الحمد للہ مَیں اس سے ہر لحاظ سے بہتر ہوں۔

سنن ابن ماجہ کتاب التجارۃ۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنس کو بازار میں لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب التجارات)۔

اب یاد رکھیں کہ ذخیرہ اندوزی کر کے رزق کی قیمت بڑھانا بہت بڑا گناہ ہے اور کئی لالچی اور حریص لوگ اس غرض سے، سندھ میں میرا تجربہ ہے تھرپارکر کے علاقہ میں کہ، دانے زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے کہ جب بہت مہنگے ہو جائیں گے تو پھر ان کو سود پر دیں گے۔ اور جتنا وہ غریب ہندو سارا سال اس علاقہ میں کماتے تھے وہ ان پرانے دانوں کی نذر ہو جایا کرتا تھا اور سود پھر چڑھ جاتا تھا۔ تو یہ ذخیرہ اندوزی سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ جتنا رزق ہے اس کو بازار میں پھینک دو اور جو بھی قیمت ہے اس سے وصول کرو۔ جب مہنگائی ہوگی، رزق کم ہوگا تو خود بخود سب برابر کا Suffer کریں گے۔ اس لئے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ رزق کو روک کر اس کی قیمت بڑھانا جائز نہیں۔

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عثمان بن عفان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نیند رزق سے محروم کر دیتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند العشرۃ المبشرین)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بالالتزام پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

اب یہ بھی ایک بہت بڑی حکمت کی بات ہے کہ صبح جو دیر تک سوتے ہیں وہ رزق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ صبح کے وقت جلدی اٹھنے کی عادت سے رزق میں بہت برکت پڑتی ہے۔ اب جب ہم صبح سیر پہ جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ کوڑا اٹھانے والے لوگ بھی اٹھ کے صبح صبح محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر یہ لوگ نہ ہوں تو ہمارے گھر کوڑا کرکٹ سے بھر جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا احسان ایسا ہے جو ہر حال میں ہم پر نازل ہو رہا ہے اور ہم اس پر غور نہیں کرتے۔ پس غور اور فکر کیا کرو کہ خدا تعالیٰ نے یہ کتنا کاروبار جاری فرمایا ہے جس کے نتیجہ میں ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی مشکل سے رہائی ملی ہوئی ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے رزق کیسے عطا کیا اس کی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، اور ایسا رزق عطا فرمایا جس سے پہلے بطور الہام بھی اطلاع کر دی گئی تھی۔

۹ر مئی ۱۸۸۴ء کو نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا:-

"حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپ کی توجہات کی مجھ کو وہ خبر دیتا رہا ہے اور پرسوں کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آں مخدوم کا منی آرڈر نہیں پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آرڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھ کو حالت کشفی میں دکھلایا گیا۔ اور پھر آں مخدوم کے خط سے اس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر سے اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا۔ اس میں بہ پیرایہ الہامی عبارت بطور حکایت آں مخدوم کی طرف سے یہ بھی فقرہ تھا: میرے خیال میں یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور مافی الضمیر کا منشاء تین ہندوؤں اور بہت سے مسلمانوں کو بھی بتلایا گیا۔ ازاں بعد آں مخدوم کا منی آرڈر اور خط بھی آگیا۔"

(الحکم۔ جلد ۳۔ نمبر ۳۴۔ بتاریخ ۲۳/ستمبر ۱۸۹۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو رزق دیا جاتا تھا اللہ تعالیٰ پہلے اس سے مطلع کر دیا کرتا تھا۔ یہ روز مرہ کا کام تھا اور صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک طرح کا رزق اللہ ہی سے ملتا ہے مگر خصوصی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق عطا کرنے کا انتظام ہوتا تھا۔

"بتاریخ ۶/ستمبر ۱۸۸۳ء روز پنجشنبہ: خداوند کریم نے عین ضرورت کے وقت میں اس عاجز کی تسلی کے لئے اپنے کلام مبارک کے ذریعہ سے یہ بشارت دی کہ بست و یک روپیہ آنے والے ہیں۔ چونکہ اس بشارت میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ آنے والے روپیہ کی تعداد سے اطلاع دی گئی اور کسی خاص تعداد سے مطلع کرنا ذاتِ غیب دان کا خاصہ ہے کسی اور کا کام نہیں ہے۔ دوسری عجیب بر عجیب یہ بات تھی کہ یہ تعداد غیر معہود طرز پر تھی کیونکہ قیمت مقررہ کتاب سے اِس تعداد کو کچھ تعلق نہیں۔" یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کی قیمت جو تھی اس کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے یہ اس کے علاوہ تھا۔ "پس انہیں عجائبات کی وجہ سے یہ الہام قبل از وقوع بعض آریوں کو بتلایا گیا۔ پھر 10/ستمبر 1883ء کو تاکیدی طور پر سہ بارہ الہام ہوا کہ بست و یک روپیہ آئے ہیں۔ جس الہام سے سمجھا گیا کہ آج اس پیشگوئی کا ظہور ہو جائے گا۔ چنانچہ ابھی الہام پر شاید تین منٹ سے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہو گا کہ ایک شخص وزیر سنگھ نامی بیمار دار آیا اور اُس نے آتے ہی ایک روپیہ نذر کیا۔ ہر چند علاج معالجہ اس عاجز کا پیشہ نہیں اور اگر اتفاقاً کوئی بیمار آجاوے تو اگر اس کی دوا یاد ہو تو محض ثواب کی غرض سے للہ فی اللہ دی جاتی ہے لیکن وہ روپیہ اُس سے لیا گیا۔ کیونکہ فی الفور خیال آیا کہ یہ اُس پیشگوئی کی ایک جز ہے"۔ یعنی اکیس میں سے ایک۔ "پھر بعد اس کے ڈاکخانہ میں ایک اپنا معتبر بھیجا گیا اس خیال سے کہ شاید دوسری جز بذریعہ ڈاکخانہ پوری ہو۔ ڈاکخانہ سے ڈاک منشی نے جو ایک ہندو ہے، جواب میں یہ کہا کہ میرے پاس صرف ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا جس کے ساتھ ایک کارڈ بھی نتھی ہے، ڈیرہ غازیخان سے آیا ہے، سو ابھی تک میرے پاس روپیہ موجود نہیں، جب آئے گا تو دوں گا۔ اس خبر کے سننے سے سخت حیرانی ہوئی اور وہ اضطراب پیش آیا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ عاجز اسی تردّد میں سربزانو تھا اور اِس تصور میں تھا کہ پانچ اور ایک مل کر چھ ہوئے۔ اب اکیس کیونکر ہوں گے۔ یاالٰہی یہ کیا ہوا۔ سو اسی استغراق میں تھا کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا: بست و یک آئے ہیں، اس میں شک نہیں۔ اِس الہام پر دو پہر نہیں گزرے ہوں گے کہ اُسی روز ایک آریہ کہ جو ڈاک منشی کے پہلے بیان کی خبر سُن چکا تھا، ڈاکخانہ میں گیا اور اُس کو ڈاک منشی نے کسی بات کی تقریب سے خبر دی کہ دراصل بست روپیہ آئے ہیں اور پہلے یونہی منہ سے نکل گیا تھا جو میں نے پانچ روپیہ کہہ دیا۔ چنانچہ وہی آریہ بیس روپیہ معہ ایک کارڈ کے جو منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی طرف سے تھا، لے آیا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ کارڈ بھی منی آرڈر کے کاغذ سے نتھی نہ تھا اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ روپیہ آیا ہوا تھا۔ اور نیز منشی الٰہی بخش صاحب کی تحریر سے جو بحوالہ ڈاکخانہ کے رسید کی تھی، یہ بھی معلوم ہوا کہ منی آرڈر ۶/ستمبر ۱۸۸۳ء کو یعنی اُسی روز جب الہام ہوا، قادیان پہنچ گیا تھا۔ پس ڈاک منشی کا سارا املاء انشاء غلط نکلا اور حضرت عالم الغیب کا سارا بیان صحیح ثابت ہوا۔ پس اِس مبارک دن کی یادداشت کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی لے کر بعض آریوں کو بھی دی گئی۔ فَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰی اٰلَآئِهٖ وَنَعْمَآئِهٖ ظَاهِرِهَا وَبَاطِنِهَا۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اوّل۔ صفحہ ۶۲۴ تا ۶۲۶)

۴ر نومبر ۱۸۹۸ء کو حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کے نام اپنے مکتوب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"آج ۴ر نومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے۔ مَیں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا کہ آج روپیہ پچاس آئے گا۔ چنانچہ آج ہی ۴ر نومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا روپیہ پچاس آگیا۔ فالحمد للہ وجزاکم اللہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ بھیجنا درگاہ الٰہی میں قبول ہے۔" (از مکتوبات بنام ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب)

۲۷ر جولائی ۱۹۰۳ء:-

"خواب میں مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص گویا چراغ یا فجا گورداسپور سے آیا ہے اور اس کے پاس کچھ روپے اور کچھ پیسے ہیں۔ اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں۔ مَیں نے ایک برتن میں وہ روپے پیسے جمع کرادیئے تو معلوم ہوا کہ بہت سے پیسے ہیں۔ مَیں نے چاہا کہ یہ چندہ کا روپیہ ہے، اس کو گن لیں۔ جب مَیں گننے لگا تو وہ تمام پیسے کشمش کی شکل پر ہو گئے ہیں۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۱۳)

"اُعْطِيْتُمْ كُلَّ نَعِيْمٍ تُرْزَقُوْنَ مِنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ" - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۳۰/ اپریل ۱۹۰۴ء کا۔ ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے یہ ہے: تمہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئی تھیں۔ اوپر سے بھی رزق ملے گا اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی۔

اب آج کے اس مختصر خطبہ میں یہی مضمون ہے اور ابھی یہ رازق اور رزّاق کا مضمون آئندہ بھی جاری رہے گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ایک خطبہ میں یا دوسرے خطبہ میں یہ مضمون ختم ہو۔

پس ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حسب حال بہت رزق عطا فرمائے اور ایسی طرح رزق عطا فرمائے جو اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو کیونکہ رزق کی تنگی کے خطوط بہت آتے ہیں اور مَیں تو سوائے عاجزی سے دعا کرنے کے اور کچھ بھی چارہ نہیں رکھتا۔ تکلیف ہوتی ہے بعض لوگوں کی غربت پر، جہاں تک توفیق ملے ان کی غربت دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے مگر غربت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے اور ناممکن ہے کہ ہم باوجود خواہش کے سب غربت کو دور کر سکیں۔ پس دعا کریں اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی اور غیر احمدیوں کی بھی غربت دور فرمائے اور جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ غربت کے خلاف ایک عالمی جہاد کرے۔

تحریک جدید میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

تحریک جدید ایک آسمانی تحریک ہے جسے سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں 1934ء کے نازک دور میں جاری فرمایا تھا۔

جماعت کے ایسے نازک دور میں جن مخلصین (مرد و خواتین و بچگان) نے اپنے محبوب آقا کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اموال و نفوس کی جو قربانیاں پیش کیں وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ جاوید رہیں گی۔

پس مبارک ہیں وہ جو اس عظیم الشان تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اپنے خاندان کے افراد کو بھی شامل کرتے ہیں وہ تبلیغ اسلام و احمدیت کے کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی لجنہ سے ملاقات

(6فروری 2002)

سوال : خطبہ جمعہ میں ایک دفعہ بیٹھ کر پھر کیوں اٹھتے ہیں؟

جواب: یہ رسول کریم ﷺ کی سنت ہے۔ مسلم کتاب الجمعہ میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے۔ اور ان دونوں کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔ مسند احمد بن حنبل میں ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جمعہ کے روز دو دفعہ خطبہ دیتے تھے۔ اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کیلئے بیٹھا کرتے تھے۔ وہی چیز ہے بس تھوڑے تھوڑے الفاظ کا فرق ہے۔

مسلم کتاب الجمعہ میں ہے کہ مجھے جابر بن سمرہ نے بتایا کہ آنحضور ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر آپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ بخاری میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضور کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے پھر آپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے سنن نسائی میں ہے جابر بن سمرہ ہی کی روایت ہیکہ میں نے رسول اللہ کو کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر آپ تھوڑی دیر کیلئے بیٹھتے اس دوران کوئی بات نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ دیتے سب میں تھوڑا تھوڑا الفاظ کا فرق ہے وضاحت زیادہ ہوئی ہے۔ آخری حدیث مسلم کتاب الجمعہ سے ہے جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔

سوال : ہم جو صدقہ دیتے ہیں وہ مشکلات کو کیسے ٹالتا ہے؟

جواب: مشکلات کو تو اللہ ٹالتا ہے۔ صدقہ جو ہم غریبوں کو دیتے ہیں ان کی دعائیں لگتی ہیں۔ دو طریق ہیں ایک تو اللہ براہ راست خوش ہوتا ہے اس بات پر کہ اس کے بندوں کی خدمت کر رہی ہو۔ دوسرے جن غریبوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے وہ خوش ہوتے ہیں دعائیں دیتے ہیں آپ کو۔

سوال : حضور آپکا سکول میں سب سے پسندیدہ مضمون کون سا تھا؟

جواب : میرا خیال ہے کہ اگر میں غور کروں تو غالباً سائنس کے لیکچر مجھے پسند تھے حساب وغیرہ سے مجھے نفرت تھی۔

سوال : کیا دنیا میں کوئی ایسا ملک ہے جہاں حضور ابھی تک نہ گئے ہوں اور جانے کی خواہش ہو؟ ☆

جواب: ایک چین ہے اور انڈونیشیا باقی تو سب ممالک میں پھرا ہوا ہوں۔ ساؤتھ امریکہ کے بعض ملکوں میں نہیں گیا اور خواہش بھی کوئی نہیں ہے۔ فضول جگہ ہے۔ وہاں سے دو تین ملک جو میں نے دیکھے ہیں وہ یہود کے قبضہ میں ہیں اور بہت زیادہ امارت بعض ہاتھوں میں ہے اور غربت اتنی زیادہ ہے کہ تکلیف ہوتی ہے دیکھ کے۔ تو دو تین ملک جو میں نے دیکھ لئے ہیں اس کے بعد وہاں جانے کی اب خواہش بھی کوئی نہیں رہی لیکن جہاں خواہش ہے وہ انڈونیشیا ہے وہاں کی جماعت ہے اور بہت مخلص جماعت ہے اور دوسرا میں نے بتایا ہے کہ چین ابھی تک نہیں جا سکا۔ بہت بڑا ملک ہے چین کی دیوار کی لمبائی 1400 میل ہے اور چاند پر جو وفد گیا تھا تو انکو چاند سے نظر آرہی تھی۔ چین میں کافی دیکھنے والی چیزیں ہیں۔

سوال : آجکل آپ جو خطبات دیتے ہیں وہ دعوت الی اللہ کے بارہ میں ہیں ہم بچے سکولوں میں کیسے دعوت الیٰ اللہ کر سکتے ہیں؟

جواب: تمہارے اخلاق بہت اچھے ہیں Behaviour عمدہ ہے چہرہ پر بڑی شرافت ہے تو سکول میں اچھے دوست تمہارے بنتے ہوں گے اچھے لوگ اچھی اچھی بیٹیاں تو ان کو دعوت الی اللہ کیا کرو ان کو بتایا کرو کہ میں اچھی اس لئے ہوں کہ میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی ہوں گھر بلایا کرو انکو M.T.A دکھایا کرو۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو الہام ہوا تھا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" حضور کیا آپ نے اس الہام کو مد نظر رکھتے ہوئے M.T.A شروع کیا؟

جواب: ضرور۔ یہ بھی ایک وجہ ہے دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود کی تصویر کا پہنچنا مقدر تھا۔ یہ الہام بھی بہت زیادہ ایم۔ ٹی۔ اے کے قیام کی وجہ بنا۔

سوال: سب سے پہلا حج کب ہوا اور حضرت محمد ﷺ نے کتنے حج کئے تھے؟

جواب: سب سے پہلا حج جو ہے وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ اور قرآن کریم میں اسکا ذکر ہے لیکن اس سے پہلے بھی لوگ حج کیا کرتے تھے حضرت ابن عربی کے کشف میں یہ ذکر ملتا ہے انہوں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ خانہ کعبہ بہت پرانا ہے اور حضرت آدم سے پہلے بھی اور آدم ہوئے تھے۔ جو یہاں طواف کیا کرتے تھے تو معلوم تو صرف حضرت ابراہیم کا حج ہے جہاں سے بات شروع ہوتی ہے آں حضرت نے جب خانہ کعبہ میں بت رکھے ہوئے تھے اس وقت تو کوئی حج نہیں کیا۔ جب بت نکل گئے فتح مکہ کے بعد تو پھر آپ نے حج کیا ہے جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

سوال: آپ کے خیال میں پچھلی صدی میں سب سے زیادہ ظالم لیڈر کون تھا؟

جواب: بڑے ظالم لیڈر تھے میں کیا کیا نام بتاؤں تمہیں یہ پوچھو کون ظالم نہیں تھا۔ سب لیڈر ظالم تھے تم کیا کرو گی اگر تمہیں پتہ لگ جائے کون ظالم تھا اور کون نہیں۔ میرا خیال ہے بہت ظلم ہو رہے ہیں انسانیت پہ۔ سبھی ظالم ہیں غور کر کے دیکھو کوئی بھی انصاف پسند نہیں ہے۔

سوال :- ہمیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ مختلف انسان چینی، افریقن، ایشین وغیرہ کیسے پیدا ہوئے؟

جواب: میں نے ابھی بتایا تھا کہ ایک ہی آدم نہیں ہوا مختلف آدم ہوئے ہیں اور انسان مختلف آدموں کی اولاد ہیں۔ یہ سوال ابھی ایک دو دن پہلے کسی نے کیا تھا شاید جرمن میٹنگ میں تھا۔ جتنے بھی انسان پیدا ہوئے ہیں وہ حضرت آدم کی اولاد نہیں ہیں۔ حضرت آدم کو کتنے سال ہوئے ہیں بتاؤ؟ چھ ہزار سال مختلف براعظموں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں لاکھوں سال پہلے بھی لوگ پھیلے ہوئے تھے۔ تو اس لئے مختلف آدموں کی اولاد ہیں۔ چینی آدم کی شکل چینی سے ملتی ہوگی اور جاپانی آدم بھی چینی آدم کے بھائی ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح دوسرے آدم ہیں ہندوستان کے آدم ہیں جن سے ہندوستانی پیدا ہوئے ہیں۔ مڈل ایسٹ کا ایک خاص مزاج ہے خاص رنگ ہے۔ تو خدا نے آدموں کے مطابق الگ الگ شکلیں دنیا میں پھیلا دیں۔ جن پر موسموں کا اثر بھی پڑے گا وہ کافی Complicated اثرات ہیں جو انسان پر پڑتے رہے ہیں۔

موسموں سے بہت فرق پڑ جاتا ہے۔

ہمارے لوگ جو افریقہ جا کر رہتے ہیں وہاں کالے ہو جاتے ہیں اور افریقن جب لمبا عرصہ یہاں آکر ٹھہریں تو افریقن سفید ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ تو یہ سارے Factors ہیں جن کی وجہ سے ایک ہی خدا کا بندہ ہونے کے باوجود یہ تفریق ہونا شروع ہو گئی ہے۔

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ کرسچن اور دوسرے مذاہب کے بعض لوگ اپنی زندگی بڑی عیش و عشرت سے گزارتے ہیں ان کو اسلام بہت مشکل مذہب لگتا ہے حضور ہم انہیں کیسے سمجھائیں کہ یہ عیش و عشرت کی زندگی عارضی ہے اور ایک دن ہم سب نے اللہ کے آگے جواب دینا ہے؟

جواب: کیا وہ مانتے ہیں اس بات کو کہ اللہ کے حضور جانا ہے۔ نہیں مانتے تو پہلے تو اللہ کا قائل کرو ان کو پھر اگلی بات کرو خدا کے رستے کی ہر شخص کے مطابق الگ الگ دلیل ہو سکتی ہے ان کی پہچان کرو اچھی طرح کہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ پوچھو ان سے وہ خدا کے کیوں قائل نہیں ہیں۔ پھر جو مشکل بتائیں اس کا جواب دو۔ تمہیں خود اپنا مطالعہ بڑھانا پڑے گا۔

سوال : اس بات میں کیا مصلحت ہے کہ ہم قبروں کے ارد گرد پھول لگاتے ہیں لیکن قبروں کے اوپر پھول نہیں رکھ سکتے؟

جواب: قبروں پر پھول لگانا سنت نہیں ہے سادہ مٹی کی قبر ہونی چاہئے۔ مگر سجانا کسی چیز کو باغات اور پھول یہ رسول ﷺ کو پسند تھے اس لئے ارد گرد جو روشیں ہیں ان پر پھول لگا دیتے ہیں اس کا کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ قبروں پر نہیں ہوتے ہیں وہ علاقے کو سجانے کی خاطر ہوتے ہیں۔

سوال: حضور کچھ لوگ اپنے حصے کا حج یا جن کے والدین جو وفات پا گئے ہوں ان کی طرف سے حج دوسرے لوگوں سے کرواتے ہیں یا حج کے پیسے خدا کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ حضور کیا یہ درست طریقہ ہے؟

جواب: اگر حج کرنا ممکن نہ ہو کسی کے لئے بیماری کی وجہ سے یا دشمنوں کی وجہ سے تو وہ پیسے دے سکتا ہے کسی کو اور وہ اس کی طرف سے حج کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے اپنا حج کیا ہو اور اگر مرحوم ماں باپ کی خواہش ہو۔ کئی ہوتے ہیں ان کا دل چاہتا ہے حج کرنے کو مگر وہ نہیں کر سکتے تو ان کی طرف سے پیسے دے کر کسی کو دوبارہ بھیجا جائے کہ ہمارے ماں باپ کی طرف سے بھی کر آؤ تو یہ ہو سکتا ہے۔

سوال: بعض بیمار اور غریب لوگ جو رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی فدیہ دے سکتے ہوں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ان کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ چپ کر کے جو ملتا ہے کھایا کریں۔ قرآن کریم میں کوئی سختی نہیں ہے بہت نرمی ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس معاملہ میں بہت نرمی فرمایا کرتے تھے۔ ایک آدمی آنحضور ﷺ کے پاس آیا کہ میں نے کچھ قصور کیا ہے جو بھی اس کا فدیہ دینا ہے اس کے بدلہ کچھ صدقہ دینا ہے تو میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے کیا کروں۔ تو عجیب اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اسی وقت رسول اللہ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آگیا آپ نے فرمایا کہ یہ لے لو اور جا کر صدقہ دے دو تو اس نے کہا کہ کس کو دوں یہاں مجھ سے زیادہ تو کوئی غریب ہے ہی نہیں آپ نے فرمایا خود ہی کھا لو۔ کتنا پیارا مذہب ہے کتنا آسان ہے کہ جو مجبور ہے وہ مجبور ہے بیچارہ اللہ تعالیٰ اس کے غربت کے دل کی خواہش کو قبول کرے گا۔

سوال: حضور میں نے پچھلی دفعہ ایک سوال کیا تھا کہ آپ اپنی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ سنائیں جو آپ کبھی بھول نہیں سکتے۔ لیکن آپ وقت کی کمی کی وجہ سے نہیں بتا سکے تھے۔ حضور کیا میں اس وقت پوچھ سکتی ہوں؟

جواب: زندگی کا ایسا واقعہ جو کبھی نہ بھول سکوں بہت واقعات ہیں جو یاد آتے رہتے ہیں جو نظم رضیہ پڑھتی ہے "اکثر شب تنہائی میں" تو کئی دفعہ رات کو پرانے واقعات یاد آتے رہتے ہیں۔ بہت ہی دل پر اثر کرنے

☆ حضور پر نور ماہ جون 2000 میں انڈونیشیا تشریف لے گئے

والے واقعات ہیں۔ ایک دفعہ کراچی میں مجھے یاد ہے کہ ایک بوڑھا آدمی تھا میں اسے جانتا بھی نہیں تھا وہ دوڑ کر آ کر مجھے گلے لگ گیا۔ بہت اس نے سسکیاں لے لے کر دعائیں دیں۔ میں حیران تھا میں نے کہا میں تو کبھی نہیں ملا۔ تو اس نے بتایا کہ میری امی نے غربت میں اس کی بہت مدد کی۔ اور کسی کو پتہ نہیں تھا۔ وہ لسی مانگنے آیا کرتا تھا تو اس کو مکھن بھی ڈال کر دیا کرتی تھیں۔ اور بھی اس کی خدمت کیا کرتیں تھیں۔ تو اس کے دل پر اتنا اثر تھا کہ اس نے کہا میرا دل چاہتا تھا کبھی آپ سے ملاقات نہیں ہوئی میرا دل چاہتا تھا کہ میں ان کے بچے کے گلے لگوں دعائیں دوں تو میرا اور تو کوئی بدلہ نہیں ہے یہی بدلہ ہے اور مجھے یہ واقعہ کبھی نہیں بھولتا جو انسان نے نیکی کی ہو آگے اس کے بچوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ تو ہر وقت کے واقعات الگ الگ ہیں اور اچانک مجھے یہ یاد آ گیا۔ کسی اور وقت پوچھتی تو کوئی اور یاد آ جاتا۔

سوال : عید کے روز سنت کے مطابق جانے کا راستہ اور واپسی کا راستہ مختلف ہونا چاہئے کیا دوسرے سفروں میں بھی یہ طریقہ اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے؟

جواب: صرف عید کے متعلق ہے کہ دعائیں پڑھتے جاتے ہیں اس لئے وہ جس رستے پر جاتے ہیں وہ رستہ بابرکت ہو جاتا ہے۔ واپسی کے سفر پر دوسرے راستے سے دعائیں کرتے آتے ہیں اچھا لگتا ہے۔

سوال : اللہ تعالیٰ نے ہر چیز فائدہ کیلئے پیدا کی ہے جیسے انسان، حیوانات اور نباتات۔ سؤر کا کیا فائدہ ہے؟

جواب : سؤر کا فائدہ یہ ہے کہ یہ پتا لگ جاتا ہے کہ لوگ خدا کی بات مانتے ہیں یا نہیں۔ کسی چیز کا ایک یہ بھی تو فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ حلال کیا ہوا ہے اور کہہ دیا ہے کہ سؤر نہ کھاؤ۔ سؤر نہ کھانے کے فوائد تو اور ہیں لیکن اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ کی رضا کا پتا لگ جاتا ہے۔ کہ خدا کی رضا پہ چلتا ہے یا نہیں۔ اس کا گوشت کھانے کا فائدہ نہیں نقصان ہوتا ہے۔ نہ کھانے کا فائدہ ہے۔ بعض چیزیں جو پیدا کی گئی ہیں ان کو کھانے کا فائدہ ہے بعض چیزوں کو نہ کھانے کا فائدہ ہے۔ تو نہ کھانے میں جو فائدہ ہے وہ سب سے زیادہ سؤر کا ہے ورنہ تو تم بھیڑیا بھی نہیں کھاتی، چیتا بھی نہیں کھاتی۔ اس کو منع نہیں کیا ہوا ہے لیکن پتا ہے دل میں نفرت ہے۔ مگر یہ جانور جو ہے اس سے دھوکہ لگتا ہے۔ کیونکہ جو کھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کا گوشت مزیدار ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ میاں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ گندہ گوشت ہے۔ مزے کا کیسا بھی ہو یہ دھوکہ ہے نہ کھاؤ۔

سوال : کیا آپ کو خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے اس بارے میں کوئی خدائی اشارہ ہوا تھا؟

جواب: ایک تو اشارہ ہوتا ہے واضح طور پر وہ کوئی نہیں تھا لیکن دل میں ایک خوف تھا کہ کہیں میں نہ ہو جاؤں۔ یہ پکی بات ہے کہ ایک خوف رہتا تھا۔ کبھی کبھی بعض حالات کی وجہ سے کیونکہ میں نظریں ڈالتا تھا تو مجھے کچھ ایسے مشکل حالات لگتے تھے کہ لگتا تھا کہ شاید میں کام آسکوں۔ تو اس خیال سے خوف ہوتا تھا کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے بنا دے گا لیکن باہر جو مختلف لوگ پھیلے ہوئے ہیں ان کو بالکل واضح اشارے ہوئے تھے۔ یہاں ہمارے انگلستان کے ایک احمدی ہیں انہوں نے اپنی خواب بتائی وہ مجھے جانتے بھی نہیں تھے۔ شیخ مبارک احمد صاحب اس وقت یہاں امیر تھے۔ ان کو انہوں نے اپنی خواب بتائی کہ وہاں کوئی شخص ہے طاہر احمد اور یہ حضرت صاحب کا بیٹا ہے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ خلیفہ ہو گیا ہے۔ شیخ صاحب نے کہا کہ بالکل خواب کسی کو نہ بتانا چپ کر جاؤ جب الیکشن ہو گیا جب مجھے خدا نے بنا دیا تو پھر وہ گیا ربوہ اور خاص طور پر مجھے ملنے کے لئے آیا دیکھنے کے لئے اور اس نے گواہی دی بالکل وہی ایک ذرہ بھی شکل میں فرق نہیں جو میں نے رویا میں دیکھی تھی۔ حالانکہ میری تصویر بھی نہیں دیکھی تھی اس نے کبھی پہلے تو اس قسم کے اشارے دنیا میں ہر جگہ ہوتے رہے ہیں اور بعد میں پھر لوگوں نے لکھا۔ جہاں جہاں احمدی تھے وہاں وہاں سے کوئی نہ کوئی ضرور اس بات کے متعلق خط لکھتا رہا مگر بعد میں کیونکہ پہلے منع ہے اپنی ایسی خوابیں نہیں بتانی چاہئیں۔

سوال:— میرا سوال پلاسٹک سرجری کے بارے میں ہے وہ پلاسٹک سرجری جو خوبصورت بننے یا جوان لگنے کے لئے کرتے ہیں۔ کیا اس کی اجازت ہے؟

جواب: ابھی میں نے کل بھی خط لکھا ہے ایک شخص کو اللہ رحم کرے اس پر۔ اس نے خط لکھا ہے کہ میرا منہ ٹیڑھا ہے پیدائشی تھوڑا سا اور اس کی وجہ سے کوئی مجھ سے شادی نہیں کرتا۔ تو میں نے اس کو لکھا کہ تم پلاسٹک سرجری کرا لو بیشک اگر ایک نیک کام کی خاطر کرائی جائے تو قطعاً کوئی حرج نہیں ہے اور آج کل ہو جاتی ہے ابھی اس کا جواب آئے گا تو پھر پتا لگے گا کہ اس نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ اگر اس کو مالی امداد کی ضرورت پڑی تو انشاء اللہ دے دیںگے۔ مگر اس کی زندگی بن جائے۔ پلاسٹک سرجری سے تو اور کیا چاہئے۔

سوال:— ایک دعا ہے رب کل شیءٍ خادمك۔ حضور آپ اس دعا کا پس منظر اور اہمیت بیان فرمائیں اور یہ کہ اس دعا کو کس موقع پر پڑھا جاتا ہے؟

جواب : یہ دعا بڑی خاص دعا ہے لوگوں میں مشہور ہے ایک بات کہ اسم اعظم ہوتا ہے۔ اگر ایک اسم اعظم یاد کیا جائے تو وہ دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس دعا کے متعلق فرمایا کہ اگر کوئی اسم اعظم ہے تو یہ دعا ہے۔ اس میں ساری دعائیں آ جاتی ہیں۔ رب کل شیءٍ خادمک۔ ہر چیز تیری نوکر ہے جس کو تو کہے گا جو وقت پر کسی کے کام آ سکتا ہے۔ وہی تیرے کہنے پر میرے کام آ جائیگا۔ تو ہر وقت کا جو نوکر ہے وہ ہر وقت کے لئے خدا تعالیٰ حاضر کر دے گا اگر بیمار ہے تو ڈاکٹر بھی اللہ کا نوکر ہے۔ وقت پر وہ ڈاکٹر بلوا لیتا ہے۔ غرضیکہ ہر طرح کی ضرورتیں اس میں آ جاتی ہیں۔ اور پھر کہے رب فاحفظنا اور ہماری حفاظت فرما خطرات سے حفاظت فرما۔ وانصرنا ہماری نصرت فرما۔ ہمیں مدد کی ضرورت پڑتی ہے وہ ہماری مدد بھی کرا وارحمنا اور ہم گناہ گار ہیں کمزور ہیں۔ ہم پر رحم فرما تو ساری یہ دعاؤں کا خلاصہ ہے۔ اور اسکو بڑی تاکید سے کرنا چاہئے۔ میں کبھی نہیں چھوڑتا اس دعا کو آپ بھی یاد سے پڑھا کریں اس دعا کو۔

سوال:— میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ قبر کے عذاب سے کیا مراد ہے؟

جواب: قبر کے عذاب سے مراد ہے کہ مرنے کے بعد جو انسان کا انجام ہے اسکو کچھ نہ کچھ اس کا پتا چل جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جیسے کوئی کھل جائے قبر کے اندر سے اگر کوئی نیک ہے تو اسکو ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔ اور اگر بد ہو گناہگار ہو جہنمی ہو تو اس کو گرم ہوا آتی ہے۔ یہ ظاہری طور پر نہیں ہوتا۔ کسی قبر میں ایسی کھڑکیاں نہیں ہوتیں۔ ٹھنڈی یا گرم ہوا ہو۔ اندر تو کوئی ہوا نہیں چلتی۔ اسلئے تمثیلیں ہیں انکو تمثیل کے طور پر سمجھنا چاہئے۔ مراد یہ ہے کہ جب کوئی انسان مرتا ہے تو اس کی روح کو لطف آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر وہ نیک روح ہے۔ اور اگر وہ گندی روح ہے تو اس میں بے چینی اور بیقراری شروع ہو جاتی ہے۔ یہ عالم برزخ کا آغاز ہے۔

وہ جو درمیانی عرصہ ہے وہ عالم برزخ ہے یعنی اس میں پھر کوئی ہوش نہیں رہتی کوئی بات نہیں ہوتی سب مردہ ہو جاتے ہیں اور پھر قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا اس سے سب جی اٹھیں گے۔ صور پھونکنے کا یہ مطلب نہیں کہ بگل لے کر بجا رہے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز آئیگی یا خدا کے فرشتے جو بھی مقرر ہوں اس پر وہ آواز دینگے کہ آ جاؤ تو سب روحوں کے اندر ایک بے داری پیدا ہو جائے گی اور وہ اُٹھ کھڑے ہونگے۔ اس کی بنا پر ازسرنو ایک حساب شروع ہو جائے گا یہ عالم برزخ کے بعد ہونے والا واقعہ ہے۔ لیکن عالم برزخ بہت لمبا عرصہ ہے عالم برزخ ہو سکتا ہے کہ عربوں سال کا واقعہ ہو۔ یہ قطعی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو لغو پیدا نہیں کیا ضرور حساب کتاب ہو گا اور ہر ایک شخص جی اُٹھے گا اور یہ جو جرائم پیشہ لوگ ہیں گناہ کار ظالم اب دیکھو سو بچوں کا قاتل ہے کتنا ظالم ہے۔ اگر جی اُٹھنا ہی نہیں تو موت تو اس کی خوشی ہے۔ موت تو نجات کا راستہ بن جاتا ہے۔ ہر ظالم سفاک کے لئے موت نجات کا راستہ ہے۔ لیکن اگر آخرت پر یقین ہو کہ خدا نے بیکار پیدا نہیں کیا ہمیں ضرور اُٹھائے گا تو یہ جرائم کو ختم کرنے کے لئے سب سے بڑا یقین ہے۔ اس کے نتیجے میں آہستہ آہستہ ہر قسم کے جرائم گھٹتے جاتے ہیں نیکیاں پیدا ہوتی جاتی ہیں مگر آپ کا سوال تو صرف برزخ کے متعلق تھا میں باتوں باتوں میں اور طرف نکل گیا۔ میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ برزخ مرنے کے بعد جی اٹھنے تک کے درمیانی عرصے کو کہتے ہیں۔

سوال : میرا سوال دو حصوں میں ہے پہلا عقیقہ کیا ہوتا ہے؟ اور لڑکے کیلئے دو بکرے اور لڑکی کیلئے ایک بکرا کیوں ہے

جواب : عقیقہ کروانے کے تو بہت سے فوائد ہیں جب سر مونڈتے ہیں تو بہتر بال نکل آتے ہیں اور سر مونڈنا وقف کرنے کی علامت ہوتا ہے۔ دنیا کے سارے مذاہب میں ہندوؤں میں، بدھوں میں۔ عیسائیوں میں سر مونڈتے ہیں یعنی خدا کے حضور پیش کر دیا۔ حج میں بھی سر مونڈتے ہیں۔ تو یہ جو سر مونڈانا ہے تو یہ دراصل وقف کی روح ہے اور ماں باپ جب عقیقہ کرتے ہیں تو گویا خدا کے حضور اپنے بچے کو پیش کر دیتے ہیں۔ اور دو اور ایک بکروں کی جو نسبت ہے وہ اس لئے کہ مردوں پر ذمہ داری ہے بیویاں کو پالیں۔ بیویوں پر ذمہ داری نہیں ہے کہ مردوں کو پالیں تو بڑی حکمت کی باتیں ہیں۔

سوال : آپ کو بچپن کے زمانے میں آپ کے ابو حضرت مصلح موعودؓ کی کوئی ایسی بات یاد ہے جو انہوں نے آپ سے نصیحتاً کہی ہو اور جو ہمارے لئے بھی فائدہ مند ہو؟

جواب : بہت سی باتیں یاد ہیں ایک بات جو میں بتایا کرتا ہوں لوگوں کو خاص طور پر وہ یہ ہے کہ آپ نے مجھے ایک نصیحت کی تھی جس کو میں نے خوب پلے باندھا اور ساری عمر اس کا فائدہ اٹھایا ہے۔ میں نے کسی سے ایک چیز منگوائی تھی اور جب اس کو پیسے دینے کیلئے میں نے کہا تو اس نے کہا کہ یہ میری طرف سے تحفہ ہے۔ تو حضرت مصلح موعود کو پتہ چل گیا آپ نے مجھ سے پوچھا یہ چیز جو ہے تم نے اس کے پیسے دئے ہیں میں نے کہا نہیں وہ تو انہوں نے کہا تھا تحفہ ہے۔ آپ نے کہا ایک بات یاد رکھو جو چیز منگواؤ اس کے پیسے دینے ہیں خواہ تھوڑی سی چیز بھی ہو اس کو کوئی تحفہ نہیں کہہ سکتا اس کا حق ہی کوئی نہیں۔ کیونکہ آپ نے مانگا ہے تو اس نے دیا ہے اگر یہ نہ سمجھا تو تم لوگ فقیر ہو جاؤ گے لوگوں کی محبت ہے مصلح موعود سے ان کی اولاد سے تو آپ جو چیز منگوائیں، کہیں چیز کے پیسے، وہ کہیں گے کوئی بات نہیں آپ سے کیا لینے ہیں۔ تو فرمایا تم لوگ فقیر بن جاؤ گے اس لئے توبہ کرو چنانچہ میں نے اس کے بھی پیسے دے دئے اور اس کے بعد ساری عمر میں نے اس کو پلے باندھا ہے۔ بہت ہی اعلیٰ درجہ کی نصیحت ہے اگر وہ خود تحفہ دے تو اس کی مرضی ہے لیکن منگواؤں کوئی چیز خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی میں اس کے پیسے ضرور دیتا ہوں۔

سوال: حضور ﷺ بچوں کو عیدی دیتے تھے؟

جواب : اچھا سوال ہے۔ بچوں کو کھجور وغیرہ مٹھائی وغیرہ دیا کرتے تھے۔ مگر یہ بات جو ہے یہ مجھے پہلے نہیں پتا تھا اچھا خیال آیا آپ لوگ مجھ سے جو باتیں پوچھتے ہیں تو میں تحقیق کرتا ہوں پھر مجھے پتہ لگ جاتی ہیں کبھی خیال بھی نہیں آیا۔ تو میں آپ کا استاد آپ میرے استاد۔ اس طرح علم بڑھتا جاتا ہے۔

(بشکریہ الفضل ربوہ 25-11-2000)

ڈاکٹر عبد السلام

انسانوں اور فطری قوتوں کو متحد کرنے والا

از قلم:- پروفیسر ایچ .ایس. ورک۔ گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں میری پوسٹ گریجویشن (۱۹۶۳-۱۹۶۱) کے دوران پروفیسر ایم.زید.خان نے ایک بار پروفیسر عبد السلام کی تھیوریٹیکل ریسرچ کے بارہ میں تذکرہ کیا تھا انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ پروفیسر عبد السلام اپنے سائینٹفک کنٹری بیوشن کی بناء پر نوبل انعام کے مستحق ہیں مگر عظیم رشین سائنس دان پروفیسر لان ڈاؤ Landau کی طرح ان کو بھی نظر انداز کر دیا جائے گا کیونکہ یہ فاؤنڈیشن مغربی نصف کرہ ارض کے سائنس دانوں سے بھری ہوئی ہے۔

پروفیسر خان کی یہ پیش گوئی تب پوری ہوگئی جب **سٹین فورڈ لی نئیر ایکسل ریٹر** SLAC میں تجربات کے ذریعہ ان کی تھیوری کی پیش گویاں الیکٹرو ویک یونیفیکیشن کے بارہ میں تجرباتی طور پر ثابت ہوگئیں اور 1979ء میں ان کو نوبل انعام سے نوازا گیا بعد میں مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ شہرۂ آفاق کاسمک رے فزے سسٹ پروفیسر پی ایس گل جو مسلم یونیورسٹی کے فزکس کے شعبہ کے چئرمین تھے انہوں نے ڈاکٹر سلام کو تھیوریٹیکل فزکس کی پروفیسر شپ کی پیش کش کی تھی۔

1960ء کی دہائی میں ہائی انرجی فزکس کو بیواٹران اور کاسموٹران مشینوں کی امریکہ میں ایجاد کے بعد بہت تقویت ملی۔ چنانچہ ہر ہفتہ ایک نیا پارٹیکل دریافت ہوا کرتا تھا۔ ایلی منٹری پارٹیکلز کے خاندان نے خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں زیادہ توجہ نہ دی تھی پروفیسر گل ہمیں ہائی انرجی فزکس کا کورس پڑھاتے تھے ایلی منٹری پارٹیکلز کی اکثریت کی دریافت کاسمک ریز میں ہوئی تھی۔ اس فیلڈ میں رہنما تحقیق کا بنیادی کام شکاگو، لاہور، بنگلور گ اور علی گڑھ میں ہوا تھا۔ اس زمانہ میں پروفیسر گل کے ہائی انرجی فزکس کے لیکچروں نے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا تھا چنانچہ 1970ء میں جب مجھے اعلیٰ تعلیم کے لئے فرانس جانے کا موقعہ میسر آیا تو میں نے اپنی ریسرچ کا انتخاب ایلی منٹری پارٹیکلز میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کیا۔ نئے پارٹیکلز کے دریافت کا کام جو ساٹھ کی دہائی میں بڑے دھماکہ سے شروع ہوا تھا ستر کی دہائی میں وہ سرگوشی کے عالم میں ختم بھی ہوگیا بہت سارے نوجوان روشن دماغ فزے سسٹ دوسری فیلڈز میں ریسرچ کے لئے خود کو منتقل کر رہے تھے۔ یہ صورت حال اس قدر مایوسی کا باعث ہوگئی کہ پیرس یونیورسٹی میں صرف میں ہی اکیلا محقق رہ گیا جو نیوکلیئر ایملشن ٹیکنیک میں مصروف کار تھا دوسرے تمام ریسرچرز یا تو تھیوریٹیکل ریسرچ میں گھس گئے یا انہوں نے Bubble chamber کو تجرباتی تحقیق کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا تاہم میں نے اپنی ریسرچ ایل می سان L-Meson کی دریافت میں ہی رکھنا مناسب سمجھا اس کے موجود ہونے کی پیش گوئی میرے سپر وائزر Tsai Chu اور چند فرنچ تھیوری ٹیشن نے کی تھی مگر یہ میرے لئے چیستان ثابت ہوئی۔ بالآخر میں نے اس ہاپو تھیٹیکل پارٹیکل کو مسترد کر دیا اور پیرس یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ میرے نگران پروفیسر کی مخالفت کے باوجود حاصل کر لی۔

ٹریسٹ میں ورود

جب 1972ء میں مَیں پیرس سے الوداع ہو رہا تھا تو ایک سنہری موقع میرے ہاتھ آ گیا وہ یہ کہ میں ٹریسٹ میں ریسرچ کا کام کروں جہاں پروفیسر عبد السلام نے آئی سی. ٹی. پی کا ادارہ قائم کر رکھا تھا اور جس کا نصب العین پس ماندہ ممالک کے روشن دماغ نوجوان سائنس دانوں کی علمی مدد کرنا تھا لیکن چونکہ میں گھر سے اتنا عرصہ دور رہنے کی وجہ سے سخت اداس ہو چکا تھا اور میں جلد از جلد انڈیا واپس لوٹ جانا چاہتا تھا اس لئے واپسی سفر کے راستہ کے دوران وینس کے خوبصورت شہر کے علاوہ یوگوسلاویہ کے بعض ٹورسٹ ریسارٹ کو دیکھا جو ایڈریاٹک Adriatic کے ساحل پر واقع ہیں میرا گزر ٹریسٹ شہر میں سے بھی ہوا مگر عبد السلام کو ملے بغیر ٹریسٹ شہر سے یہ میری پہلی جان پہچان تھی مگر اس شہر میں مقیم تیسری دنیا کے سائنس دانوں کے پیامبر سے ملاقات کے موقع کو میں نے کھو دیا جو یہاں مقیم تھا۔

1972ء میں مَیں پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ میں اپنی ٹیچنگ پوزیشن میں دوبارہ لوٹ آیا اس وقت ایلی منٹری پارٹیکل ریسرچ کو بھارت میں آؤٹ آف فیشن سمجھا جاتا تھا میرے شعبہ میں تجرباتی ریسرچ کرنے کے لئے کوئی بھی سہولت نہ تھی پیرس میں اپنے قیام کے دوران میں TIFR بمبئی کے سائنس دانوں سے مستقبل میں مل کر کام کرنے کے لئے راستہ ہموار کرنے کی کوشش کی لیکن وہ میری تجویز میں زیادہ دلچسپی نہ رکھتے تھے اس کے علاوہ جن شہروں میں کوئی قابل ذکر ریسرچ ہو رہی تھی وہ دہلی، پنجاب، چندی گڑھ میں تھی کافی کوشش اور تگ و دو کے بعد میں چندی گڑھ میں سکینگ ورک ویک اینڈ پر کرنے میں کامیاب ہو گیا یہ کافی جان جوکھوں والا کام تھا اور میں جلد ہی اس سے تنگ آ گیا۔ تھرڈ ورلڈ میں ریسرچ کا تصور بہت عجیب سا لگتا ہے کیونکہ وہاں صرف معدودے چند اعلیٰ ادارے ہیں جیسے صحرا میں کوئی نخلستان۔ ان اداروں کے سائنس دان خود کو نیم خدا تصور کرتے ہیں کیونکہ ان کے ہاتھوں میں کثیر فنڈز ہوتے ہیں۔ نہرو سائنس پالیسی کی وجہ سے یونیورسٹی کے درجہ کی سائنس کی تعلیم پستی میں گر گئی ہاں اس کا ضمنی فائدہ یہ ہوا کہ بھارت میں ریسرچ کے نئے مضبوط قلعے تعمیر ہو گئے۔

1974ء میں مَیں نے اس بات میں مصلحت جانی کہ اپنی ریسرچ کی فیلڈ کو تبدیل کرلوں تھوڑی سی کوشش اور فنڈز کے مہیا ہونے پر یہ ممکن ہوگیا کہ میں نیوکلیئر جیو فزکس کے میدان عمل میں داخل ہو جاؤں مائیکروسکوپی کی فیلڈ میں میری ٹریننگ اب کی بار آڑے آئی اور میں نے پتھروں اور معدنیات کی فشن ٹریک ڈیٹنگ کا کام شروع کر دیا اکتوبر 1977ء میں آئی. سی. ٹی. پی (ٹریسٹ) نے سب سے پہلی ورک شاپ فزکس آف دی ارتھ قائم کیا اور جس میں شرکت کے لئے مجھے دعوت موصول ہوئی تھی یوں میرا تعلق ڈاکٹر عبد السلام اور ٹریسٹ سے شروع ہوتا ہے۔

پنجابی میں بات چیت

آئی. سی. ٹی. پی کی پرانی روایت کے مطابق جب کوئی نیا کورس شروع ہوتا ہے تو اس کا ڈائریکٹر مندوبین کو خطاب کرتا ہے اور مہمان سائنس دانوں کے اعزاز میں کاک ٹیل پارٹی یا عشائیہ کا انتظام کرتا ہے۔ ایک ایسی ہی مجلس میں میرا تعارف پروفیسر عبد السلام سے کروایا گیا۔ پروفیسر موصوف نے نہایت التفات سے مجھے اپنے آفس میں مدعو کیا چنانچہ اگلی صبح مجھے ان سے ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا یہ ملاقات بعد میں زندگی بھر برقرار رہنے والی دوستی میں تبدیل ہو گئی۔ میں نے ڈاکٹر سلام کے سامنے امریکہ اور یورپ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد نوجوان سائنس دانوں کو اپنے ممالک واپس آ کر پیش آمدہ ناامیدی سے بھر پور ریسرچ کے مسائل کا دکھڑا سنایا۔ پروفیسر سلام نے مجھے مشورہ دیا کہ میں ان کی کتاب آئیڈیلز اینڈ ری الیٹیز کا لازماً مطالعہ کروں۔

ڈاکٹر سلام کی پیدائش جھنگ میں ہوئی جو پنجاب میں ضلع کا صدر مقام ہے اور پاکستان میں واقع ہے وہ پنجابی میں گفتگو کرنا پسند کرتے ہیں انہوں نے مجھے اردو یا ہندی بولنے سے منع فرمایا انہوں نے کہا کہ بھارت میں پنجابی زبان سنسکرت زبان کے روپ میں ہے انہوں نے مجھے پروفیسر ہرگوبند کھورانا (ان کے علاقہ سے ایک اور پنجابی نوبل انعام یافتہ) سے روم میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں ملاقات کا ذکر کیا کھورانا نے انگلش میں بات چیت شروع کردی تو پروفیسر سلام نے قطع کلامی کرتے ہوئے اس کو کہا:

تسیں اپنی ماں بولی پنجابی وچ گل بات کیوں نئیں کردے۔ کھورانا نے اس پر بہانہ تلاش کرنا شروع کردیا چونکہ وہ ایک عرصہ سے سوس خاتون سے شادی شدہ ہے اس لئے اس کے لئے پنجابی میں بات کرنا مشکل ہو گیا ہے مگر اس نے پروفیسر سلام کو یقین دلایا کہ وہ آئندہ ملاقات میں ضرور پنجابی میں گفتگو کرے گا۔

ٹریسٹ میں میرے تین ماہ کے قیام کے دوران مجھے پروفیسر سلام سے ملاقات کے اور بھی مواقع نصیب ہوئے وطن واپسی سے قبل میں کیمرہ سے ان کی یادگار تصویر اتارنا چاہتا تھا چنانچہ ایک موقع پر وہ کلاس روم میں بلیک بورڈ پر کچھ لکھ رہے تھے اور ڈاکٹر سٹراتھاڈی Strathadee سے ریاضی کے کسی مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے یہ تصویر میرے لئے ہمیشہ حرز جاں اور متاع عزیز رہے گی۔

1979ء میں راقم الحروف نے گرونانک دیو یونیورسٹی امرتسر میں ملازمت اختیار کر لی تا وہاں فزکس کے نئے شعبہ کو قائم کر سکوں پروفیسر سلام اس ضمن میں میرے ریفری تھے۔ انہوں نے مجھے وائس چانسلر کے نام سفارشی خط دیا جب ان کو یہ علم ہوا کہ ان کے عریضہ کو قابل خاطر نہیں سمجھا گیا تو وہ کسی حد تک خفا ہوئے اسی سال انہیں نوبل انعام دیا گیا تو میرے وائس چانسلر نے مجھے فون کیا جس نے یہ خبر بی بی سی لندن پر سنی تھی۔ پاکستان اور بھارت دونوں ممالک میں خاص طور پر پنجاب میں ان کے نوبل انعام جیتنے کی خبر سے عوام الناس میں فخر کے جذبہ کا سیلاب رواں ہو گیا تھا۔

اس خبر کے نشر ہونے کے بعد میں نے ایک روز بیالوجی کے دو گریجویٹ طالب علموں کو ڈاکٹر سلام کی شہریت پر بحث کرتے دیکھا۔

ایک طالب علم نے کہا :دیکھو ایک پاکستانی نے نوبل انعام جیتا ہے جبکہ سات سو ملین بھارتیوں میں سے سر سی وی رمن کے بعد کسی نے بھی یہ انعام نہیں جیتا

دوسرے طالب علم نے جواب دیا:ایک پاکستانی کیسے نوبل انعام جیت سکتا ہے .ہمیں ان کی ریسرچ کے معیار کا خوب علم ہے .

بالآخر دونوں اس بات پر متفق ہو گئے کہ عبد السلام کا تعلق کیمبرج یونیورسٹی سے ہے فی الواقعہ عبد السلام نہ صرف ہند و پاک برصغیر کی نمائندگی کرتا تھا بلکہ تمام تیسری دنیا کے ممالک کی بھی۔ اس انعام نے تھرڈ ورلڈ کے مصروف کار نوجوان سائنس دانوں کی ذہنی استعدادوں کو تقویت دی تھی۔

آنریری ڈگریاں

25 جنوری 1981ء کو یونیورسٹی آف امرتسر کے ایک خاص کنونشن میں پروفیسر عبد السلام کو ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری عطا کی گئی اس روز سخت سردی تھی۔ موسم سرما کا مخصوص سرد روز اور کنونشن ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اس موقع پر ڈاکٹر سلام نے گورنمنٹ کالج لاہور سے اپنے جملہ اساتذہ کو مدعو کیا

ہوا تھا۔ اس نے اپنا کنونشن کا خطاب خالص ٹھیٹھ پنجابی میں پڑھنا شروع کیا جس میں ملتانی لہجہ بہت نمایاں تھا۔ حاضرین کنونشن ان کے مسحور کن خطاب سے وجد میں آچکے تھے۔ سامعین نے ان کے ڈیڑھ گھنٹہ کا خطاب ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ ڈاکٹر سلام نے اپنے خطاب میں کیمبرج منتقل ہونے کے بعض نہایت دلچسپ واقعات حاضرین کے گوش گزار کئے۔ اور ان مایوسیوں اور نشیب و فراز کا تذکرہ بھی کیا جن کا انہیں لاہور میں ریسرچ سائنسدان کے طور پر کرنا پڑا۔ انہوں نے اپنے ریسرچ کے کام کا ذکر تفصیل سے کیا جس کی بناء پر ان کو نوبل انعام کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔

26 جنوری 1981ء کو قادیان میں پروفیسر سلام کے اعزاز میں ایک عوامی استقبالیہ منعقد ہوا یہاں کے گرد و نواح کے دیہاتی علاقوں سے بہت سارے لوگ اپنے اس پنجابی ہیرو کا دیدار کرنے پروانوں کی طرح چلے آئے جس نے نوبل انعام جیتا تھا اس کے بعد شام کو گولڈن ٹمپل امرتسر کی مذہبی کمیٹی SGPC نے انہیں تمغہ پیش کیا اور پھر وہ بھارت کے مختلف شہروں کے دورہ پر روانہ ہو گئے جس میں انہوں نے کئی ایک یونیورسٹیوں کو وزٹ کیا اور چھ تعلیمی اداروں نے آپ کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں پیش کیں۔

اس دورہ کا ضمنی فائدہ یہ ہوا کہ ہمارے شعبہ فزکس میں نئے دور کی داغ بیل ڈالی گئی۔ پروفیسر سلام کی تجویز پر ہماری یونیورسٹی (یعنی گرونانک دیو) آئی سی ٹی پی کی فیڈریٹڈ ممبر بن گئی جس کے تحت ابھرتے ہوئے فیکلٹی کے قابل ممبر ٹریسٹ مزید تربیت کے لئے جا سکتے تھے یونیورسٹی میں سینٹر فار پروموشن آف سائنس کو معرض وجود میں لانے کے لئے TWAS نے خاص امداد دینے کا اعلان کیا۔ پروفیسر سلام علی گڑھ یونیورسٹی۔ بنارس یونیورسٹی اور ہماری گرونانک دیو یونیورسٹی کی ترقی میں بھی پوری دلچسپی رکھتے تھے۔

مستقبل کے خواب

پروفیسر سلام نہایت ہی راسخ العقیدہ مسلمان تھے آپ کی تربیت ایک دین دار اور پارسا خاندان میں ہوئی جس میں اسلامی روایات کے عین مطابق اللہ کی ذات اور اس کی کائنات پر یقین جزو ایمان تھا وہ سائنس دان کے روپ میں فی الحقیقت ایک صوفی تھے اور ان کی تمام سائنسی ریسرچ پر صوفیانہ طرز فکر کا خاص اثر رہا۔ ایک صوفی کی طرح آپ فطرت میں حسن اور نکھار کا مزہ محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ توحید میں گوناگوں رنگینی تلاش کرتے رہے۔ فی الواقع آپ انسانوں اور فطری قوتوں کے پر شوکت متحد کرنے والے تھے۔

سائنسی آئیڈیاز کے اتحاد کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ بذات خود ہسٹری آف سائنس۔ گیلی لیو اور نیوٹن نے یہ بات ثابت کی کہ فزکس کے قوانین زمین سے باہر آسمان پر اور زمین کے اوپر ایک جیسے ہیں فیراڈے اور میکس ویل نے بجلی اور مقناطیس میں اتحاد ثابت کیا جس سے دنیا میں نیا تکنیکی انقلاب رونما ہوا آئن سٹائن بھی ایک عظیم متحدی تھا جس نے سپیس اور ٹائم میں اتحاد ثابت کیا اس نے زندگی کے آخری دس سال ایک یونی فائیڈ تھیوری اخذ کرنے میں صرف کئے جو ہر سائنسی عمل کو بیان کر سکے یعنی بنیادی ذرات اور ان کا انٹر ایکشن نیز کائنات کا ڈھانچہ۔ افسوس کہ وہ اس تحقیق میں کامیابی سے سرفراز نہ ہو سکا۔ یہ نہیں کہ اس نے زیادہ ذہنی کوشش نہ کی تھی۔ بلکہ یہ کوشش اپنے مقررہ دور کے آنے سے قبل کی گئی تھی۔

پروفیسر سلام نے یہ بیڑا اٹھایا کہ وہ برق مقناطیس اور ویک نیوکلیئر فورس میں یکجہتی ثابت کریں اس اتحاد کی کوشش کے پیچھے کارفرما مرکزی خیال میں یہ پیش گوئی کی گئی تھی کہ الیکٹرو ویک فورس کے پارٹیکلز میں بھاری بھر ایکس چیج ہوگا یہ ایک انقلابی آئیڈیا تھا جس کی وجہ سے +W اور Z کے نئے ذرات سرن CERN (جنیوا) اور دوسری لیبارٹریز میں مشاہدہ میں آئے۔ یوں سلام نے اپنے خواب کو اپنی حیات مستعار میں ہی پورا ہوتے دیکھ لیا جبکہ آئن سٹائن کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

پروفیسر سلام ان بے نظیر کامیابیوں کا تاج سر پر رکھے جانے کے بعد مزید کامرانیوں کے حصول سے احتراز نہ کرتے رہے۔ وہ درحقیقت اللہ کی تخلیق کردہ کائنات میں ایک عظیم الشان مقصد کی تصویر اپنے ذہن میں بناتے ہیں انہوں نے اب الیکٹرو ویک فورس کو سٹرانگ نیوکلیئر فورس کے ساتھ اتحاد کے آئیڈیا کو اپنا نصب العین بنایا ہے بھارت میں موجود کولار کی سونے کی کانوں میں تجربات گزشتہ دہائی میں کئے گئے ہیں لیکن اب تک حاصل ہونے والے نتائج سرسری ہیں پروفیسر سلام کا منتہائے مقصود یہ ہے کہ فطرت کی تمام قوتوں میں اتحاد کی کوشش برآور ہو اس خواب کو سچا ثابت کرنے کیلئے تھیورٹیکل فریم ورک تیار ہو چکا ہے تاہم ایسے تجربات کامیابی سے کئے جا رہے ہیں جو اس بات کی تائید کریں گے کہ یہ نظریاتی پیش گوئیاں سچی ہیں۔

آئی سی ٹی پی کی داغ بیل

انٹرنیشنل سینٹر فار تھیورٹیکل فزکس کی تخلیق یونیسکو UNESCO اور انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی IAEA (وی آنا) کے زیر نگرانی تھرڈ ورلڈ کے سائنس دانوں کو متحد کرنے کی جانب ایک اور فعال قدم ہے پروفیسر سلام پنجاب یونیورسٹی لاہور میں خود سائنس دان کے طور پر آئی سولیشن کا تلخ تجربہ کر چکے تھے آئی سی ٹی پی ترقی پذیر ممالک کے پر امید زرخیز سائنسی دماغوں کے لئے ایک نہایت مفید فورم مہیا کرتا ہے جہاں وہ ایسے ٹریننگ پروگرامز میں شریک ہوتے جو ریسرچ کے فرنٹیئر ایریاز سے تعلق رکھتے نیز وہ ترقی یافتہ ممالک سے آئے ہوئے ہمعصر سائنس دانوں سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

شاند آئی سی ٹی پی بذات خود ایک نادر المثال تجربہ کا ادارہ ہے جو اقوام متحدہ کی صحیح رخ کی نمائندگی کرتا کیونکہ یہ دنیا کے تمام سائنسدانوں کو ایک لڑی میں پروتا ہے اس چیز کی پرواہ کئے بغیر کہ ان (سائنسدانوں) کا مقام کیا ہے؟ یہ کس ملک سے آئے ہیں؟ یا ان کے سیاسی نظریات کیا ہیں۔ پروفیسر سلام کا ارادہ ہے کہ آئی سی ٹی پی جیسے ایک درجن کے قریب مراکز ریسرچ کے مخصوص ایریاز میں دنیا کے مختلف ممالک میں قائم کئے جائیں۔ جبکہ یہ ادارہ پہلے ہی بلوغت کو پہنچکر انٹر نیشنل سینٹر آف سائنسز کا مقام حاصل کر چکا ہے۔

سترہویں صدی میں نیوٹن کی ایجاد کردہ فزکس نے یورپین سوسائٹی پر دیرپا اثر چھوڑا اس کی وجہ سے یورپ میں نئے ثقافتی انقلاب کا آغاز ہوا جس کے نتیجہ میں ترقی اور خوشحالی کا دور صنعتی انقلاب کے زور اور دباؤ سے شروع ہوا۔ اس کا منفی اثر بھی ہوا۔ اس صنعتی انقلاب کے بعد کے اثرات میں پسماندہ ممالک کی کالونائزیشن اور مارکس ازم کا پنپنا ہے۔ اس صنعتی انقلاب کے مدعوین کے بداردوں سے پوری پسماندہ دنیا کا خوب ہی استحصال کیا گیا۔

فطری قوتوں کی گرینڈ یونیفیکیشن سے لازما اکیسویں صدی میں ایک نیا سوشل اور کلچرل انقلاب جنم لے گا۔ پروفیسر سلام اور ان کے رفیق کار سائنسدانوں کی سائنسی تھیوریز سے دنیا میں نئے مناظر کے باب وا ہوں گے۔ انسانی معاشرہ اس وقت سیویلائیزیشن کے دوراہے پر سکتے کی حالت میں کھڑا ہے۔ اسلحہ کی دوڑ اور حال ہی میں ہونے والے خلیج کی جنگ (۱۹۹۱ء) میں ماڈرن ٹیکنالوجی کی ہیبت ناک صورت ہمارے سامنے آئی ہے سائنس میں ترقی نے معاشرہ کے اندر فتنہ و فساد پیدا کر دیا ہے اور دنیا اس وقت HAVE اور HAVE NOT'S میں پہلے سے بھی زیادہ منقسم ہو گئی ہے۔

عبد السلام کے لفظی معنی ھیں امن و آشتی والانسان۔ اللہ کریم کے آستانہ پر میں ملتجی ہوتا ہوں کہ وہ اسے لمبی زندگی سے سرفراز کرے (یہ مضمون ۱۹۹۲ء میں لکھا گیا تھا) تا وہ ایک اور خواب یعنی اس کرہ ارض پر انسانیت کے بچاؤ کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیں جو مستقبل میں تمام انسانوں کے گرینڈ یونیفیکیشن کا سنہری خواب ہے جس کی بنیاد فطرت کی بنیادی قوتوں کے عظیم اتحاد کی فلاسفی پر رکھی گئی ہے۔

ٹریسٹ کا شہر پسماندہ ممالک کے سائنس دانوں کے لئے مرکزی مقام بن چکا ہے یعنی ۱۹۶۴ء سے لیکر اب تک گویا پروفیسر عبد السلام پسماندہ ممالک کے سائنسدانوں کے لئے پیامبر مقدر ہو چکے ہیں خدا تعالیٰ کے رحم و کرم کی بارش اس عاجز بندہ پر خوب برسے ☆☆

............مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ قادیان............

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے درج ذیل افراد کی بطور منتظمین منظوری عنایت فرمائی ہے۔ جملہ انصار بھائیوں سے ان منتظمین سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(1	مکرم سید بشارت احمد صاحب	نائب زعیم اعلی و منتظم عمومی و منتظم صحت جسمانی
(2	مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید	منتظم مال
(3	مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب	منتظم تعلیم
(4	مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش	منتظم تبلیغ اندرون
(5	مکرم حافظ سلام الدین صاحب	منتظم تبلیغ بیرون
(6	مکرم ریحان احمد صاحب ظفر	منتظم تجدید و وقف جدید
(7	مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی	منتظم اشاعت
(8	مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز	منتظم تربیت
(9	مکرم محمد نعیم صاحب گجراتی	منتظم تحریک جدید
(10	مکرم رشید احمد صاحب ملکانہ	آڈیٹر
(11	مکرم ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب	منتظم ایثار و خدمت خلق
(12	مکرم ڈاکٹر سید طارق احمد صاحب	زعیم حلقہ مبارک
(13	مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب	زعیم حلقہ نور
(14	مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد	زعیم حلقہ ناصر آباد
(15	مکرم قریشی محمد زاہد صاحب (چندا)	زعیم حلقہ ننگل

(زعیم اعلی مجلس انصار اللہ قادیان)

بدر آپ کا جماعتی آرگن ہے اس کی مالی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں

آپ کے دانت اور ان کی حفاظت

سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

دانت قدرت نے ہمیں کھانا اچھی طرح چبانے کیلئے عطا فرمائے ہیں۔اور دانتوں میں سے گزر کر جب کھانا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور لعاب دہن کے ساتھ مل جاتا ہے تو اس پر ہضم کا عمل عمدگی سے ہو سکتا ہے۔

غذا کے جزو بدن بنانے کا عمل منہ سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور لقمہ منہ میں ڈالنے کے بعد دانت اسے باریک ذروں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور لعاب دہن میں ایک خاص قسم کا خامرہ ہوتا Ptyalin ہے جو ناقابل ہضم غذائی مرکبات کو ایسے مرکبات میں تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے جو ہمارے خون میں جذب ہو سکیں اس طرح غذا کے منہ میں پہنچتے ہی ہضم کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔اور اس عمل میں دانت جتنی عمدگی سے اپنا کام کریں گے غذا اتنی ہی آسانی سے جزو بدن بنے گی۔

دانتوں کی ساخت کا اگر ہم جائزہ لیں تو بیرونی طور پر اس کے تین حصے ہوتے ہیں ایک نظر آنے والا حصہ جسے Crown کہتے ہیں دوسرا حصہ اس کے نیچے سے شروع ہوتا ہے جسے Neck کہتے ہیں۔یہ حصہ آدھا منہ میں اور آدھا جبڑے کی ہڈی میں ہوتا ہے۔تیسرا حصہ Root یا جڑ کہلاتا ہے۔یہ حصہ سارے کا سارا جبڑے کی ہڈی میں ہوتا ہے۔

اندرونی طور پر بھی دانت تین حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔اوپر کا سخت حصہ جسے Enamel کہتے ہیں۔یہ انسانی جسم کا سخت ترین حصہ ہوتا ہے۔اس کی موٹائی 0.25 تا 0.3 ملی میٹر ہوتی ہے۔اور یہ زیادہ تر کیلشیم اور فاسفورس سے بنا ہوتا ہے۔فلورائیڈ اس پر عمل کر کے فلورو ہائیڈرواپی ٹائٹ بناتا ہے جو جراثیموں کو دانتوں پر حملہ کرنے سے روکتا ہے اور دانتوں پر کیڑا نہیں لگتا۔دوسرا حصہ Dentine کہلاتا ہے اس کا رنگ ہلکا پیلا ہوتا ہے۔دانتوں کا زیادہ تر حجم اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔یہ بھی کیلشیم اور فاسفورس سے بنتا ہے۔لیکن یہ Enamel جتنا مظبوط نہیں ہوتا۔بعض اعصاب اس تک پہنچے ہوتے ہیں جس سے مریض کو کسی شئے کے زیادہ گرم یا ٹھنڈا لگنے کا احساس ہوتا ہے۔اور خون کی نالیاں اور اعصاب یہاں ہی ہوتے ہیں۔

دانتوں کے Crown میں یہ تینوں حصے دیکھے جا سکتے ہیں اس لئے کراؤن کی بڑی حفاظت کرنی چاہئے۔نیچے سے مختلف دانتوں کی مختلف تعداد میں جڑیں ہوتی ہیں جو ایک سے لیکر تین تک ہو سکتی ہیں۔دانت جبڑے کی ہڈی سے بالکل ہی جڑے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ معلق ہوتے ہیں اور خاص قسم کے ریشے ان کے اور جبڑے کی ہڈی کے درمیان شاک آبزاربر کا کام دیتے ہیں۔

اگر باقاعدہ دانتوں کی صفائی نہ کی جائے تو اس پر ایک پتلی جیلی نما جھلی بن جاتی ہے جسے Dental Plaque کہا جاتا ہے۔یہ جھلی منہ میں پائے جانے والے جراثیم کیلئے بہت عمدہ پناہ گاہ ہے اور وہ فوراً اس پر اپنی رہائش گاہ بنا لیتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ایسے مادے خارج کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں دانتوں کے اوپر اور خاص طور پر ایسے کونوں کھدروں میں جہاں صفائی مشکل ہے سخت قسم کی تہیں جنہیں Tartar کہتے ہیں جم جاتی ہیں اور یہ جراثیم ان سخت تہوں کے نیچے اطمینان سے اپنی افزائش نسل کرتے رہتے ہیں اور دانت کو کھاتے رہتے ہیں۔حتی کہ یہ Enamel میں سے گزر کر Dentine تک پہنچ جاتے ہیں ور پھر اسے بھی ختم کر دیتے ہیں یہاں تک کہ دانت کا کھوکھلا حصہ باہر کی فضا سے براہ راست مل جاتا ہے اور وہ اعصاب اور خون کی باریک نالیاں جو Enamel اور Dentine کے مظبوط حصار میں موجود ہوتی ہیں باہر سے جڑ جاتی ہیں اور ایسے میں انسان اگر گرم یا ٹھنڈی چیز استعمال کرے تو وہ اعصاب پر براہ راست لگنے سے انسان شدید تکلیف محسوس کرتا ہے۔بعد میں دانت کی جڑ کے نیچے پیپ پڑ جاتی ہے۔

دانت کے اس طرح کھائے جانے کو Caries کیریز کہتے ہیں۔چھوٹے بچوں میں بالعموم چھ ماہ کی عمر میں دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ دانت تقریباً سات سے بارہ سال کی عمر تک رہتے ہیں۔اس عمر کی Limit کو Mixed Dentition کہتے ہیں۔یعنی کہ اس میں دودھ کے دانت بھی ہوتے ہیں اور اصلی دانت بھی ہوتے ہیں۔بارہ سال کی عمر کے بعد سارے دودھ کے دانت گر جاتے ہیں اور Permanent دانتوں کا سیٹ آ جاتا ہے جو کہ ان کے نیچے موجود ہوتا ہے اور پھر انسان کی زندگی کے ساتھ چلتا ہے۔بچوں کے پہلے سیٹ میں کل بیس دانت ہوتے ہیں یعنی دس اوپر کے جبڑے میں اور دس نیچے کے جبڑے میں۔بڑوں میں دانتوں کی تعداد 32 ہو جاتی ہے جن میں سولہ اوپر اور سولہ نچلے جبڑے میں۔

اگر بچوں کا پہلا سیٹ خراب ہو جائے تو اس کا لازمی اثر دوسرے سیٹ پر پڑتا ہے جو نیچے موجود ہوتا ہے۔اور پہلے سیٹ کی خرابی سے دوسرا سیٹ بھی خراب ہو سکتا ہے۔اور خوبصورتی اور سدھائی سے نکلنے کی بجائے بے ڈھنگا اور ٹیڑھا میڑھا بھی نکل سکتا ہے جس سے نہ صرف چہرے کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے بلکہ ٹیڑھے دانتوں کے رخنوں کی درست طور پر صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ایسے چھپے ہوئے کونوں پر جراثیم کے حملہ کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ بچوں کو بچپن سے ہی دانتوں کی صفائی کی عادت ڈالی جائے۔

دانتوں کی اگر باقاعدہ صفائی نہ کی جائے تو جہاں انسان کی جسمانی صحت پر اثر پڑتا ہے وہاں معاشرہ میں بھی اسے خوش آمدید نہیں کہا جاتا کیونکہ اس کے منہ سے ناگوار بو آتی ہے جو انہیں جراثیم کی کاروائیوں سے پیدا ہوتی ہے۔جب یہ جراثیم منہ میں رہتے ہیں تو ایک خاص قسم کے تیزاب Lactic Acid اور Pyruvic Acid تیار کرتے ہیں یہ تیزاب دانتوں پر اثر کرتے ہیں اور جراثیم اور تیزاب مل کر منہ کی بو بناتے ہیں۔قدرت نے کچھ انتظام خود بھی ایسا رکھا ہے کہ لعاب دہن بذات خود جراثیم کش ہے اور اس کے نکلتے رہنے سے منہ کی صفائی ہوتی رہتی ہے۔بوڑھے افراد میں جہاں لعاب دہن کا اخراج کم ہو جاتا ہے منہ کی ناگوار بو بڑھ جاتی ہے۔جبکہ بچوں میں بہت زیادہ لعاب کے اخراج کے نتیجہ میں یہ بو ختم ہو جاتی ہے۔

معلم انسانیت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کی صفائی پر اس قدر زور دیا ہے کہ اب جب کہ موجودہ تحقیقات نے دنیا کو اس کی اہمیت سائنسی تجربات کی روشنی میں بیان کردی ہے حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح آج سے چودہ صدیاں قبل یہ تمام باتیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سمجھا چکے تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری امت پر یہ بات مشکل نہ ہوتی تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور پھر فرمایا کہ تمہارے منہ قرآن کیلئے راستہ ہیں ان کو مسواک کے ذریعہ سے پاک رکھو۔

اور پھر ارشاد ہے کہ مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک منہ کیلئے پاکیزگی کا اور اللہ کی رضا کا باعث ہے۔جبرائیل جب بھی میرے پاس آتے ہیں تو مجھے مسواک کا حکم دیتے ہیں۔یہاں تک کہ مجھے یہ خوف دامن گیر ہو جاتا ہے کہ کہیں مجھ پر اور میری قوم پر اسے فرض نہ کر دیا جائے اور اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر یہ بات مشقت والی ہوگی تو میں ان پر مسواک کرنا ضرور فرض کر دیتا۔میں مسواک کرتا ہوں یہاں تک کہ مجھے ڈر لگنے لگتا ہے کہ کہیں میرا منہ نہ چھل جائے۔

مسواک کی دائیں سے بائیں حرکت یا اوپر سے نیچے کی حرکت کے بارہ میں ایک ڈینٹل سرجن نے بتایا کہ در اصل مسوڑھوں اور دانتوں کے درمیان تقریباً دو ملی میٹر کا فاصلہ ہوتا ہے اور اسی جگہ جراثیم سب سے زیادہ پرورش پاتے ہیں۔دانتوں کی صفائی میں یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ برش یا مسواک اس درمیانی حصہ کی صفائی کرے چنانچہ اسے اچھی طرح حرکت دینے سے برش کے بال اس فاصلہ میں داخل ہو کر زیادہ عمدگی سے صفائی کر سکتے ہیں جبکہ تھوڑی سی حرکت سے صفائی اتنی اچھی طرح نہیں ہو سکتی۔اس لئے برش کرتے وقت خاصہ وقت صرف کرنا چاہئے۔جب مسوڑھوں اور دانتوں کے اس درمیانی فاصلہ کی صفائی کیلئے برش چلایا جاتا ہے تو لامحالہ مسوڑھے کچھ زخمی ہوتے ہیں اور اگر جراثیم بہت زیادہ تعداد میں موجود ہیں اور مسوڑھوں کو کمزور کر رہے ہیں تو مسوڑھے زیادہ جلدی زخمی ہو جاتے ہیں اور ان سے خون جاری ہو جاتا ہے بعض لوگ اس خون سے گھبرا جاتے ہیں۔حالانکہ اگر مسوڑھوں کے درمیان صفائی کے نتیجہ میں خون نکل رہا ہے تو صفائی سے ہاتھ نہیں روکنے چاہئے۔جسم کا دفاعی نظام خود بخود اس جگہ کو تن درست کرتا رہتا ہے۔

دانتوں کی صفائی کیلئے مارکیٹ میں نئی نئی اقسام کی بہت سے ٹوتھ پیسٹ ملتی ہیں ان میں سے کون سی ٹوتھ پیسٹ بہتر ہے اس بارہ میں سائنس دانوں کی رائے ہے کہ اصل چیز برش ہے اور اسکا درست استعمال ہے خالی برش اگر اچھی طرح کیا جائے تو وہ بھی دانتوں کو صاف کر دیتا ہے۔ٹوتھ پیسٹ کا کام بطور صابن کے ہے۔اس لئے کسی قسم کی پیسٹ بھی کافی ہے۔خواہ مخواہ پیسٹ پر زیادہ خرچ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ جن ممالک میں غذا میں یا پانی میں فلورائیڈ کی کمی ہو تو وہاں فلورائیڈ والی پیسٹ استعمال کرنی چاہئے لیکن ہمارے ملک میں اس قسم کا مسئلہ نہیں ہے اس لئے کوئی سی بھی ٹوتھ پیسٹ ٹھیک ہے۔

مذہب میں منہ سے خارج ہونے والی بدبو کو بہت ناپسند کیا گیا ہے۔اور صرف روزہ کی حالت میں یہ بو خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث ٹھہرتی ہے۔ورنہ عام حالات میں تو بدبودار چیزیں کھا کر مساجد میں آنے کو بھی پسند نہیں کیا گیا۔اس لئے ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں تمام دوست خود بھی اور اپنے گھروں میں بھی منہ کی صفائی کو زیادہ سے زیادہ رواج دیں۔اور بچوں کو بچپن سے ہی اس کا عادی بنانے کی ضرورت ہے خصوصاً واقفین نو کو۔

مسواک کی اہمیت کا اندازہ اس عظیم الشان شہادت سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت ہوا تو جو آخری دنیاوی کام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسواک کرنا تھا۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر پر میری باری میں ہوئی۔اللہ نے میرے اور آپ کے لعاب کو ملا دیا وہ اس طرح کہ فرمایا حضرت عبدالرحمان تشریف لائے جبکہ ان کے پاس مسواک تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمزوری کی وجہ سے مسواک چبا نہیں سکتے تھے پس میں نے اس مسواک کو لے لیا اور اسے چبایا پھر اس کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک صاف کئے۔

☆☆☆

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ، محترمہ نجم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ کرم نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم عرصہ ڈھائی سال سے فالج کی تکلیف میں مبتلاء ہیں موصوفہ کی کامل شفایابی کیلئے، نیز بھائی بہنوں کی صحت وسلامتی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

جناح ، مولوی اور مشرف

تبسم کاشمیری درنگہ بل پانپور کا تجزیہ

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے ۱۲ جنوری ۲۰۰۲ء کو قوم کے نام ایک خصوصی خطاب میں ملک کے فتنہ پرور اور شدت پسند ملاؤں کے کالے کرتوت کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرمایا:

”میرے خیال سے پاکستان سے تو صرف مولانا عبدالستار ایدھی صاحب نے اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے یا پھر بیرونی غیر مسلم NGO'S جو افغانستان میں Medicines اور کھانا پینا خوراک پہنچا رہے تھے، یہ ہمارے لوگ مرنے لڑنے کے علاوہ کچھ نہیں جانتے اور ان کی کوئی کوشش کوئی فکر افغانستان میں نہیں رہی ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا صرف توڑ پھوڑ، مارنا، نفرتیں پھیلانا یہی کام ان کو آتا ہے۔ یا کیا یہ اسلام سکھاتا ہے؟ اب افغانستان کے علاوہ ان کی کارکردگی دیکھتے ہیں، فرقوں اور مسلکوں کی جنگ شروع کی ہوئی ہے۔ اب کیا ہو رہا ہے آپس میں قتل وغارت ہو رہی ہے۔ کوئی Tolerence نہیں ہے ایک دوسرے کیلئے۔ قائد اعظم نے تو یہی کہا تھا کہ پاکستان تمام Religions کے لئے برابری دکھائے گا۔ یہاں تو تمام Religions کو چھوڑ دیں۔ یہاں تو مسلمان ایک دوسرے کو مار رہے ہیں تو دوسروں کیلئے کیا۔ Tolerence ہمیں دکھانی ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ ہم نے کافروں کو مسلمان کم بنایا ہے بلکہ مسلمانوں کو کافر ہم نے زیادہ Declare کیا ہے۔ ان تمام باتوں سے ہم نے کتنا نقصان اٹھایا ہے۔ ہم نے Highly Qualified ڈاکٹرز، انجینئرز، سول سرونٹس، ٹیچرز جو معاشرے کے ستون ہیں یہ مارے گئے ان کا نقصان ہم نے اٹھایا اس کا کس کو نقصان پہنچا، ان کے خاندانوں کو تو نقصان پہنچا لیکن سب سے بڑا نقصان کس کو پہنچا پاکستان کو پہنچا کیونکہ یہ جیسا میں نے کہا معاشرے کے ستون تھے اور ان کو ہم نے کھو ڈالا۔ انتہاء تو یہ ہے کہ لوگ مسجدوں میں، امام بارگاہوں میں جانے سے ڈرتے ہیں۔ کتنے شرم کی بات ہے کہ ہم مسجدوں کے باہر پولیس والوں کو کھڑا کریں اپنی Protection کیلئے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں اسلام دین ہے ایک Way of Life ہے۔ کیا یہ Way of Life ہے۔ کیا اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ایک دوسرے سے ہم ڈریں، مسلمانوں ہی سے ڈریں اور اپنی عبادت گاہوں میں جاتے ہوئے ڈریں ادھر پولیس تعینات کی جائے اور کیا انہوں نے کیا ہوا ہے۔ اسلام کے ساتھ مسجدوں جیسے مقدس جگہوں کو Misuse کیا جا رہا ہے۔ نفرتیں پھیلانا، دہشت گردی پر لوگوں کو اکسانا، ایک دوسرے کے فرقوں کے خلاف ایک دوسرے کے مسلک کے خلاف حکومت کے خلاف۔ آپ کو یہ پتہ ہونا چاہئے میں بتانا چاہوں گا کہ کئی دہشت گرد گروپس پکڑے گئے ہیں۔ کراچی میں مجھے I.G صاحب Brief کر رہے تھے۔

تکفیر باز ملاؤں نے مسلمانوں کیلئے قابل قدر خدمات انجام دینے والے علماء، اسکالروں اور رہنماؤں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کرنے کے سوا ملک وقوم کا کوئی بھلا نہیں کیا ہے

ان میں سے ایک گروپ کا لیڈر ملیر مسجد کا پیش امام ہے، جس نے کئی لوگوں کے قتل خود کئے ہیں۔ یہ حالت ہے مسجدوں کی، ہم اس مقصد کیلئے فریب دے کر اللہ تعالیٰ سے فریب کر رہے ہیں۔ اب یہ ایک State Within State انہوں نے بنایا ہوا ہے اور Writ of The Govt. کو چیلنج کیا ہوا ہے۔“

بحوالہ ”چٹان“ سرینگر ۲۱ جنوری ۲۰۰۲ء ۴۲ منٹ کی اس خودنوشت تقریر میں صدر مشرف نے ملک کے فتنہ پرور اور تشدد پسند ملاؤں کے کارکرتوت کے مقامی، علاقائی اور بین الاقوامی مضمرات سے نہ صرف پاکستانی عوام کو باخبر کیا بلکہ بھارت، بنگلہ دیش، کشمیر کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کو بھی واقف کیا۔ گو کہ آج سے اڑتیس سال قبل صدر ایوب خان مرحوم ومغفور نے دین کے ان ٹھیکیداروں کی چہرہ نمائی کی تھی۔ مگر پاکستان کی تاریخ میں صدر مشرف پہلے سربراہ مملکت ہیں جس نے لگی لپٹی کے بغیر ان

ضیاء الحق کے دور میں ملاؤں کو جو زبردست اہمیت حاصل ہوئی اس کی وجہ سے ہی ملی ٹنٹ ملاؤں نے اپنی ”ملک دشمن“ سرگرمیوں کا آغاز کیا اور ریاست کے اندر اپنی علیحدہ ریاست قائم کردی

”خدائی فوجداروں“ کا کچا چٹھا عوام کے سامنے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ صدر مشرف کو جزائے نیک دے۔ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ کیونکہ ان کا مشن نہ صرف دشوار ہے بلکہ پرخطر بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں Slow & steady wins the race کی پالیسی پر گامزن ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

برصغیر کی تاریخ گواہ ہے فتنہ پرور اور تشدد پسند جماعتوں نے روز اول سے ہی تحریک پاکستان کی شدید مخالفت کی تھی۔ ان میں انجمن احرار الاسلام، جمیعت علمائے ہند، جماعت اسلامی، خدائی خدمتگار (خان عبدالغفار خان) خاکسار پارٹی، آل انڈیا مومن کانفرنس، آل انڈیا انصاری برادری وغیرہ قابل ذکر ہیں انجمن احرار الاسلام نے تحریک پاکستان کی سر توڑ مخالفت کی اس کے ایک نامور لیڈر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے پاکستان کو ”پلیدستان“ قرار دے دیا۔ اور مسجد خیر الدین (ہال بازار امرتسر) میں اعلان کیا کہ میں مسٹر گاندھی کو بالقوت نبی مانتا ہوں“ نعوذ باللہ اسی لیڈر نے قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو ایک ”کنجری عورت“ قرار دیا تھا۔

جمیعت علماء ہند (جو پاکستان میں جمیعت علمائے اسلام کے نام سے کام کرتی ہے) نے بھی قیام پاکستان کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ اس جماعت نے ۱۹۳۰ء میں باقاعدہ طور پر کانگریس کے ساتھ الحاق کیا۔ یہ جمیعت دیوبندی علماء پر مشتمل تھی اور اب بھی ہے۔ دارالعلوم دیوبند تو کانگریس کا گڑھ تھا، وہاں کے علماء نے ہمیشہ قائد اعظم جناح کو اپنے تیر ونشتر کا نشانہ بنایا اور تمسخر کے طور پر انہیں مسٹر جینا کے نام سے پکارتے تھے۔ ان کو کافر قرار دے دیا گیا۔ لیکن مہاتما گاندھی کو کانگریسی مولویوں نے ”مجدد“ اور ”امام مہدی“ قرار دے دیا (نعوذ باللہ) مشہور دیوبندی عالم مولانا حسین احمد مدنی نے بارہ ہندو راؤ نے دہلی کے ایک جلسے میں فرمایا کہ ”قومیں وطن سے بنتی ہیں“ اس پر مسلمان دانشوروں نے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔

جمیعت سے وابستہ علماء نے مہاتما گاندھی کو دہلی کی جامع مسجد میں ”بھاشن“ دینے کی دعوت دی لیکن جب مسلم لیگ نے دہلی میں اپنا سالانہ اجلاس منعقد کیا تو جمیعتی ملاؤں اور ان کے حامیوں نے اس جلسے پر حملہ کیا۔ جلسے کی صدارت سر محمد ظفر اللہ خان کر رہے تھے۔ مولانا حسین احمد مدنی کے فرزند مولانا اسد مدنی پچھلے ۲۵ سال سے راجیہ سبھا میں کانگریس پارٹی کے ممبر ہیں۔ آج کل آپ ”مجلس تحفظ ختم نبوت بھارت“ اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے سربراہ ہیں اور ساتھ ہی دارالعلوم دیوبند کے ناظم اعلیٰ بھی۔

جماعت اسلامی نے پاکستان کو ”ناپاکستان“ اور ”بیوقوفوں کی جنت“ قرار دیا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کو غیر اسلامی فکر کا مرتکب قرار دیا گیا۔ دوسرے الفاظ میں انہیں کافر قرار دیا گیا۔ جماعت اسلامی نے پٹنہ بہار میں منعقدہ اپنے خصوصی اجتماع میں کانگریس لیڈر مہاتما گاندھی کو دعوت دے کر بلایا لیکن قائد اعظم کو کسی بھی اجتماع میں نہیں بلایا۔ اس کے برعکس جب مسلم لیگ نے اپنے اجلاس میں دعوت دے کر بلایا تو مولانا مودودی صاحب نے اس دعوت کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ پھر ایک دن آل انڈیا مسلم لیگ نے تحریک پاکستان کے حق میں مذہبی جماعتوں کی حمایت حاصل کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اس پروگرام کے تحت مشہور مسلم لیگ لیڈر سردار شوکت حیات خان کو جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی صاحب اور احمدیہ جماعت (قادیانی) کے امیر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے پاس روانہ کیا۔ مولانا مودودی صاحب نے مسلم لیگ کی اس اپیل کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا جبکہ مرزا بشیر الدین صاحب نے کھلے بندوں تحریک پاکستان کی مکمل حمایت کی ابھی حال ہی میں ۲۵ جنوری ۲۰۰۲ء جماعت اسلامی ہند کے سیکریٹری مولانا عبدالقیوم نے اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت اسلامی آزادی کے وقت ملک کی تقسیم کی زبردست مخالف رہی ہے۔

مشہور کانگریسی لیڈر خان عبدالغفار خان نے اپنے حامیوں کو ”خدائی خدمت گار“ قرار دے دیا تھا۔ اس پارٹی نے بھی تحریک پاکستان کی شدید مخالفت کی تھی۔ یہی حال خاکسار پارٹی (المعروف بیلچہ پارٹی کا تھا) اس کے ایک لیڈر عبدالکریم نے قائد اعظم پر قاتلانہ حملہ کیا۔ حملہ آور گرفتار ہوا لیکن قائد اعظم نے اسے معاف کر دیا۔ مذکورہ بالا جماعتوں میں سے اکثر براہ راست کانگریس کے ساتھ وابستہ تھیں اور ٹاٹا برلا جیسے کانگریسی سرمایا داروں کی خیرات پر پلتی تھیں قارئین یہ سن کر حیران ہونگے کہ جماعت اسلامی اور جمیعت علمائے اسلام کے بزرگوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ اس سے ان کی جناح دشمنی کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ مولانا مودودی نے مصور پاکستان حضرت علامہ اقبال کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔

برصغیر ہندوپاک کے مسلمانوں کی تاریخ کا یہ ایک سیاہ ترین باب ہے کہ یہاں کے فتنہ پرور اور ناعاقبت اندیش مولویوں نے ہمیشہ تکفیر کا حربہ انتہائی بے رحمی سے استعمال کیا ہے۔ چنانچہ جماعت اسلامی پاکستان کے سابق (مستعفی شدہ) امیر میاں طفیل محمد نے ان لوگوں کے بارے میں یوں فرمایا ہے:

”آپ کے علماء کا کیا حال ہے۔ ایک حلوے کی پلیٹ کسی مولوی صاحب کو کھلا دیں جو چاہے فتوی لے لیں ہر مولوی دوسرے مولوی کو کافر بنا رہا ہے۔“

(بحوالہ ”اقبال اور احمدیت“ ۲۶۶ مطبوعہ پاکستان)

عالمی شہرت یافتہ عالم دین مولانا شبلی نعمانی نے اس قبیل کے علماء پر طنز کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے:

کرتے ہیں شب و روز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں

(باقی آئندہ)

☆☆☆

مجلس انصار اللہ غانا (مغربی افریقہ) کا
انیسویں کامیاب سالانہ اجتماع کا انعقاد

مکرم فہیم احمد صاحب خادم مبلغ غانا

مجلس انصار اللہ غانا کا انیسواں سالانہ اجتماع 31 اگست اور یکم ستمبر کو 'برانگ اہافو' کے صدر مقام سنیانی میں منعقد ہوا۔ مورخہ 31 اگست کو جماعتی روایت کے مطابق نماز تہجد باجماعت سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں انصار نے ٹیبل ٹینس، رسہ کشی، والی بال، دوڑ 100 میٹر کی کھیلوں میں بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ بعدہ جمعہ کی نماز کے لئے تمام انصار اجتماع گاہ میں جمع ہوئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔ اس کے بعد مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا نے مقامی طور پر خطبہ دیا۔ اور نماز جمعہ پڑھائی۔

دوپہر ڈھائی بجے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا مہمان خصوصی 'برانگ اہافو' ریجن کے ریجنل منسٹر Hon.Ernest Akobour Deprah تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد صدر مجلس انصار اللہ غانا نے جملہ مہمانوں اور انصار کو خوش آمدید کہا۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز بھی حسب روایت نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ غانا میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا ایک اہم اور دلچسپ حصہ روٹ مارچ ہوتا ہے۔ جس میں ہر ممبر شریک ہونے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ انصار کو اس میں شریک ہونے کے لئے کالے رنگ کی ٹوپی، سفید گاؤن، (جو پاؤں تک ہو) انصار اللہ کا رومال جو گلے میں باندھا جاتا ہے پہننے لازمی ہوتے ہیں۔ ہر ریجن اپنے انصار کو مختلف گروپوں میں ترتیب دیتے ہیں۔ مختلف ریجنز کے یہ گروپس ہاتھ میں بینر اٹھائے ہوئے وقار کے ساتھ آہستہ آہستہ مارچ کرتے ہوئے شہر کی بڑی بڑی مخصوص سڑکوں سے گزرتے ہوئے اپنا Song of Praise گاتے ہیں۔ ان نغمات میں توحید باری تعالیٰ حمد باری تعالیٰ اور درود شریف کا ذکر ہوتا ہے۔ شہر میں دور دور تک پھیلے ہوئے یہ گروپس صاف شفاف اور اجلے یونیفارم پہنے ہوئے انصار، زمینی وجود نہیں لگتے بلکہ کوئی آسمانی مخلوق لگتی ہے۔ یہ بڑا پر کیف نظارہ ہوتا ہے جو قابل دید ہوتا ہے۔ انصار کا یہ مارچ دو گھنٹے جاری رہا۔

تین بجے دوپہر اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولوی عبد الغفار صاحب نے "اسلام میں نظام وراثت" کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب نے پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اختتامی خطاب فرمایا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ دو روزہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں ملک بھر سے آئے 1500 انصار نے شرکت کی ☆☆☆

پیڈرو آباد قرطبہ میں جماعت احمدیہ سپین کے
سترہویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

مکرم عبد الکریم صاحب طاہر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سپین کا سترہواں جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹ ستمبر ۲۰۰۱ء کو مسجد بشارت پیڈرو آباد قرطبہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں سپینش زبان میں دعوت نامے تیار کر کے کثیر تعداد میں سپینش دوستوں کو بھجوائے گئے۔ اخبار "Cordoba" میں جلسہ کے انعقاد کا اشتہار دیا گیا۔ اور اخبار "ABC" کو انٹرویو دیتے ہوئے قارئین کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اسی طرح ریڈیو "Cana Sur" کو انٹرویو دیتے ہوئے سامعین کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی جو کہ لائیو نشر ہوئی۔

۲۸ ستمبر کو جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم عبد الکریم طاہر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے سپینش زبان میں "اسلام اور عدل" کے موضوع پر تقریر کی۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبد السلام چارلس (برطانوی نژاد) احمدی دوست نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کی۔ رات کو ڈیڑھ گھنٹہ محفل سوال وجواب بھی منعقد کی گئی۔

جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم عبد السلام چارلس صاحب نے فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی صاحب منصور نے "Islam and Revenge" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم مبارک احمد خان صاحب نے "ذکر الٰہی" کے موضوع پر اردو میں کی۔ تیسری تقریر سید محمد عبد اللہ صاحب مربی سلسلہ نے سپینش زبان میں "تردید الوہیت" کے موضوع پر کی۔ چوتھی تقریر جو کہ دوسرے اجلاس کی آخری تقریر تھی مکرم عبد الرزاق شاہد صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر کی۔

اختتامی اجلاس ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی منصور صاحب کی صدارت میں ہوا۔ یہ اجلاس خصوصاً سپینش مہمانوں کے لئے ہوتا ہے جس میں انہیں سوالات کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس اجلاس میں ۱۸ سپینش مہمانوں نے شمولیت کی اور اخبارات کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ اس مجلس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سپین نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے تمام حاضرین جلسہ اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعا کے ساتھ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس موقع پر ایک روسی نژاد خاتون کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ ☆☆

ساتواں سالانہ مقابلہ مضمون نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین وناظمین اطفال کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ 7ویں سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال 2001-02 کے لئے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مندرجہ ذیل عنوان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

"اسلامی عبادات کی اہمیت"

آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اطفال کو اس میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

شرائط

1)...... مقالہ کسی بھی علاقائی زبان میں تحریر کیا جاسکتا ہے۔ 2)...... مقالہ کم از کم تین ہزار (3000) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ 3)...... مقالہ کاغذ کے دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور کاغذ کی پشت پر نہ لکھیں۔ 4)...... مقالہ میں جو بھی عبارت بصورت واقعہ تحریر کی جائے وہ مستند ہونی چاہئے۔ یعنی قرآن، حدیث، تاریخ وکتب بزرگان کے حوالہ جات مکمل اور صاف تحریر کئے جائیں اور کتب کا سن اشاعت بھی تحریر کیا جائے۔ 5)...... مقالہ کے ابتداء میں نام طفل، ولدیت، عمر، مجلس اور مکمل پتہ درج ہونا چاہئے۔ 6)...... مقالہ پر قائد مجلس کی تصدیق بے حد ضروری ہے۔ 7)...... مقالہ میں کسی بھی مقام میں سرخ سیاہی کا استعمال نہ کریں۔ 8) مقالہ نویسی میں آپ کی مجلس کے کم از کم تین فیصد اطفال شامل ہونے چاہئیں 9)...... مقالہ بھیجنے کی آخری تاریخ 15 اگست 2002 ہے۔ 10)...... مقالہ میں اول، دوم وسوم آنے والے اطفال کو سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقع پر علی الترتیب 500-300-200 روپے بطور نقد انعام اور سندات کامیابی دی جائیں گی۔ نیز مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام اطفال کو شمولیت کی سند دی جائے گی۔ 11)...... انعامی مقالہ کے متعلق آخری فیصلہ مجلس کا ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

شہد

آدھا کلو شہد اکٹھا کرنے کیلئے شہد کی مکھیوں کو تقریباً 20 لاکھ پھولوں کا رس اکٹھا کرنا پڑتا ہے۔ اس کام کو خاص طرح کی شہد کی مکھیاں انجام دیتی ہیں اور انہیں اپنے فرقے میں کام کرنے والی مکھیاں (ورکر بیز) کہا جاتا ہے۔

ماریشس میں ہولناک طوفان کے بعد
جماعت احمدیہ کا مثالی وقار عمل

مکرم محمد اقبال صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ

21 جنوری 2002 کو ماریشس جزیرہ میں جو طوفان آیا یہ 1975ء کے بعد سب سے بڑا طوفان شمار کیا جاتا ہے۔ اس سے قریباً پانچ سو گھروں کو شدید نقصان پہنچا۔ یہاں تک کہ بعض گھروں کو اس نے بنیادوں سے اکھیڑ دیا اور فصلوں اور درختوں کا بے حد نقصان ہوا۔ پھر راستے جو پہلے ہی بہت دشوار گزار تھے اور بھی دشوار گزار ہو گئے۔

ان مشکل حالات میں جماعت احمدیہ کے امیر صاحب نے گورنمنٹ آف ماریشس کے عہدیدار جناب میئر صاحب آف کتبورن (Quatre-Bornes) ایریا کو جماعت کی طرف سے اس موقعہ پر خدمت کی پیش کش کی۔ اور یقین دلایا کہ اس مشکل گھڑی میں جماعت آپ کا ساتھ دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ اس پر جناب میئر صاحب بہت خوش ہوئے اور شکریہ ادا کیا اور ۲۷ جنوری اتوار کا دن جماعت سے خدمت لینے کے لئے مقرر کیا۔ محترم امیر صاحب نے ۲۶ جنوری کو رات کے وقت اس سلسلہ میں کتبورن، اسٹیلے، تغیف اور روز ہل کے احباب کو دار السلام بلا کر کام کی نوعیت سے آگاہ کیا اور گروپس بنائے اور اگلے روز صبح ساڑھے سات بجے اپنے اپنے مقررہ مقامات پر پہنچنے کی ہدایت فرمائی۔ اگلے روز تینوں مقامات پر صبح سے ہی احباب نے وقار عمل شروع کر دیا۔ سڑکوں اور گلیوں کی بھرپور صفائی کی گئی۔ کارپوریشن کی طرف سے آٹھ گاڑیاں مہیا کی گئیں تھیں۔ محترم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق ۳ فروری کو بھی احباب نے وقار عمل کیا۔

وقار عمل کے ان دونوں پروگراموں میں احباب نے بھرپور لگن اور محنت سے کام کیا۔ اس پر میئر صاحب کتبورن اور میئر صاحب روز ہل نے احباب کی اس خدمت کو بہت سراہا اور امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ایم ٹی اے کے لئے انٹرویوز بھی دیے

☆☆☆

ناصر آباد کشمیر کی ڈائری

جلسہ یوم مصلح موعود:

مورخہ 20 فروری بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ محمود ناصر آباد میں مکرم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت مقامی کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں آیا۔اس اجلاس میں مکرم مبارک احمد صاحب عابد، مکرم عبدالمنان صاحب زاہد مکرم نثار احمد صاحب بٹ نے مصلح موعودؓ کی سیرت پر تقاریر کیں۔آخر پر مکرم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور خاکسار نے دعا کروائی۔

عیدالاضحیہ:

عیدالاضحیہ کے مبارک موقع پر خاکسار نے دوگانہ پڑھایا اور خطبہ دیا اور احباب جماعت کو گلے شکوے چھوڑ کر ایسے موقع پر باہم بغلگیر ہونے کی طرف توجہ دلائی جس پر لوگوں نے عمل کیا۔عورتوں کے لئے تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی چوٹ ناصر آباد میں نماز کا انتظام کیا گیا تھا جہاں مکرم مبارک احمد صاحب عابد نے نماز پڑھائی۔

دعائیہ تقریب:

مکرم غلام قادر صاحب آف ناصر آباد کی حج کو روانگی سے قبل دعائیہ تقریب مسجد محمود میں منعقد ہوئی۔خاکسار کی مختصر تقریر کے بعد صدر اجلاس مکرم سریر احمد صاحب لون نے بھی صدارتی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔

ہائیر سیکنڈری سکول کا افتتاح:

مورخہ 3 مارچ 2002 کو ہائیر سیکنڈری کلاس کے افتتاح کے موقع پر تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیچوٹ ناصر آباد میں ایک تقریب زیر صدارت مکرم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت و چیئر مین تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیچوٹ ناصر آباد منعقد ہوئی۔گرد و نواح کے معزز اور تعلیم یافتہ غیر از جماعت لوگوں نے بھی اس میں شرکت کی نیز آسنور، رشی نگر، یاری پورہ تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیچوٹ کے پرنسپل صاحبان، معلمین مبلغین، قائد صاحب علاقائی سٹاف، لیکچرار گیارہویں میں داخلہ لینے والے طلباء و طالبات اور مقامی احباب اس تقریب میں شامل تھے۔مکرم مبارک احمد صاحب عابد انچارج سیکشن ہائر سیکنڈری کلاس، مکرم سریر احمد صاحب لون صدر اجلاس کی تقاریر ہوئیں آخر پر خاکسار نے دعا کرائی ☆☆

(سید امداد علی خادم سلسلہ ناصر آباد کشمیر)

جماعت احمدیہ بھونیشور کا بک اسٹال

جماعت احمدیہ بھونیشور کی طرف سے کیپٹل اسکول کے میدان میں مورخہ 26-2-2002 سے بک سٹال لگایا گیا۔یہ بک سٹال نو دن تک لگا رہا جس میں کثیر تعداد میں مسلم و غیر مسلم احباب تشریف لاتے رہے۔جماعت احمدیہ بھونیشور کے لئے تبلیغ اور پیغام حق پہنچانے کا یہ ایک اچھا موقع تھا۔چنانچہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدام و انصار نے حسب استطاعت دعوت الی اللہ کے فرائض انجام دئے۔خاکسار ہر روز بک اسٹال پر حاضر ہوتا اور آنے والے احباب سے تبلیغی گفت و شنید کرتا۔مکرم ہمایوں عقیل صاحب قائد مجلس بھونیشور، مکرم عطاء الرحیم صاحب اور دیگر خدام نے اس کام میں نمایاں حصہ لیا۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ☆☆

(سید فضل باری مبلغ بھونیشور)

مکرم شیخ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید کے اعزاز میں

الوداعیہ تقریب

جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) سے تعلق رکھنے والے مکرم مولوی شیخ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید بیرون عرصہ گیارہ سال سے صوبہ آندھرا میں خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔موصوف سرکل نلگنڈہ اور سرکل ورنگل میں مختلف مقامات پر متعین رہے ہیں۔آندھرا پردیش سے ان کا تبادلہ ہو جانے پر ان کے اعزاز میں یکم مارچ ۲۰۰۲ کو احمدیہ مسجد 'بشارت' تمڑ پلی G. میں بعد نماز عشاء ایک الوداعیہ تقریب منعقد کی گئی۔مکرم مولوی صاحب کو اس موقع پر احمدی اور غیر مسلم احباب نے تحائف پیش کئے۔اس کے بعد مکرم صدر جماعت احمدیہ تمڑ پلی مکرم مخدوم صاحب، خاکسار اور مکرم خطیب یعقوب صاحب اور مکرم ولی پاشا صاحب نے اپنی اپنی تقریر میں موصوف کی خدمات کا تذکرہ کیا اور ان کو دعائیں دیں۔بعد ازاں ٹی ڈی پی صدر مسٹر زیندر ریڈی اور گاؤں کے سرپنچ نے بھی تقریر کرتے ہوئے موصوف کی خدمات کی تعریف کی اور آپ کے تئیں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس موقع پر بلا تفریق مذہب و ملت کثیر تعداد میں حاضرین موجود تھے۔جلسہ کے بعد صدر صاحب نے خود اپنے ہاتھوں سے شیرینی تقسیم کی ☆☆

(حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا جمیل احمد جگر کے عارضہ میں مبتلا ہے۔علاج مسلسل چل رہا ہے افاقہ نظر نہیں آرہا۔جملہ احباب سے اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔ (محمد حشمت اللہ جماعت احمدیہ کاماریڈی، آندھرا)

حیدر آباد کی ڈائری

جلسہ یوم مصلح موعودؓ:

مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب ناظم وقف جدید بیرون و صدر انصار اللہ بھارت کی صدارت میں مسجد احمدیہ مومن منزل میں مورخہ ۱۷ فروری کو جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔مہمان خصوصی مکرم صوبائی امیر آندھرا اور مکرم امیر صاحب سکندرآباد تھے۔اس موقع پر مکرم حمید احمد صاحب غوری، مکرم حمید احمد انصاری، خاکسار، مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر سکندرآباد کی تقاریر ہوئیں۔آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

خدمت خلق:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حیدرآباد کو خدمت خلق میں حصہ لینے کی توفیق وقتاً فوقتاً ملتی رہتی ہے۔عیدالاضحیہ کے موقع پر مکرم مخدوم احمد صاحب نے مسجد احمدیہ مومن منزل میں اپنی کمپنی کی طرف سے سیکڑوں لیٹر میزل واٹر کا انتظام کیا۔مکرم جناب اعجاز حسین صاحب اور آپ کے فرزند مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم حنیف احمد صاحب کیپ مارٹ، مکرم عطا احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر سعید انصاری صاحب اور آپ کے فرزند مکرم نعیم احمد انصاری نے عید کے موقع پر محض غرباء میں گوشت تقسیم کرنے کے لئے اپنی طرف سے ایک ایک بکرے کا انتظام کیا۔مکرم منیب احمد صاحب انصاری نے ایک گائے کا انتظام کیا۔مکرم قائد صاحب حیدرآباد نے ایک خاتون کو پورے مال کا راشن خرید کر دیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

بک اسٹال:

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے دو بک سٹال لگائے جاتے ہیں۔ان میں سے ایک سٹال روزانہ لگایا جاتا ہے اور ایک سٹال ہفتہ میں ایک دن لگایا جاتا ہے۔اللہ کے فضل سے اس سٹال کے ذریعہ تبلیغ، جماعت احمدیہ کے تعارف اور پیغام حق پہنچانے کا اچھا موقع ملتا ہے۔

وقار عمل:

عیدالاضحیہ کے موقع پر مسجد احمدیہ جوبلی ہال میں ۱۰ فروری کو ایک وقار عمل رکھا گیا۔اس میں ۲۳ خدام اور اطفال اور ۳ انصار نے حصہ لیا۔اس وقار عمل کے ذریعہ مسجد کے تینوں منزلوں کی مکمل دھلائی صفائی اور تمام اشیاء کو صاف کر کے دوبارہ قرینے سے رکھا گیا۔یہ وقار عمل مسلسل ساڑھے پانچ گھنٹہ کیا گیا۔مورخہ ۲۲ فروری کو مسجد احمدیہ مومن منزل اور اس کے اطراف وقار عمل ہوا جس میں ۱۴ خدام ۱۶ اطفال اور ۵ انصار بزرگان شامل ہوئے۔اسی طرح مسجد احمدیہ فلک نما میں بھی عیدالاضحیہ کی آمد کے پیش نظر وقار عمل کیا گیا ☆

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدرآباد)

مسجد فلک نما حیدرآباد میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 20 جنوری 2002 کو مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا پردیش کی صدارت میں ایک اجلاس کا انعقاد مسجد فلک نما حیدرآباد میں عمل میں آیا۔مہمان خصوصی کے طور پر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان نیز مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد اور مکرم محمد عارف قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور مکرم سیٹھ سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ سٹیج پر رونق افروز تھے۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد عظمت اللہ صاحب غوری صوبائی قائد آندھرا پردیش نے تقریر کرتے ہوئے خدام کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔اس موقع پر محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صدر لجنہ آندھرا پردیش نے مکرم محمد سلیم صاحب سابق صوبائی قائد علاقہ آندھرا کے نام الوداعیہ سپاسنامہ پڑھا۔مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے یہ سپاس نامہ محترم موصوف کو پیش کیا۔اسی طرح مستورات کے ہال سے محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد نے مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب صوبائی قائد کے لئے استقبالیہ سپاس نامہ پڑھکر سنایا اور مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب نے یہ سپاس نامہ موصوف کو پیش کیا۔اس کے بعد مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے اپنے خطاب میں مکرم محمد سلیم صاحب سابق صوبائی قائد کی خدمات کا تذکرہ کیا۔بعدہ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے خطاب فرمایا اور خدام کو زریں ہدایات و نصائح سے نوازا۔اس کے بعد مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا نے سن ۲۰۰۰ اور ۲۰۰۱ میں جلسہ سالانہ قادیان جانے والی سپیشل ٹرین میں مختلف خدمات سرانجام دینے اور اپنی اپنی ڈیوٹی بہتر رنگ میں نبھانے پر خدام کو سندات سے نوازا۔بعد ازاں مکرم صدر اجلاس نے خطاب فرماتے ہوئے اسپیشل ٹرین کی منظوری میں تعاون کرنے والے مکرم سید منور خورشید صاحب کمانڈنٹ ریلوے پولیس اور مکرم خواجہ معین الدین صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ان کے حق میں دعاؤں کا تحفہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم صدر جلسہ نے دعا کروائی اور اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا ☆☆ (محمد ضیاء الدین معتمد صوبائی آندھرا پردیش)

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی مسماۃ عامرہ فرحت بیمار ہے اس کی کامل صحت یابی، جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد رشید احمد جماعت احمدیہ کاماریڈی آندھرا پردیش)

محرم کے موقع پر پاکستان میں زنجیروں سے ماتم چھ افراد زیادہ خون بہہ جانے سے ہلاک ہوگئے

پاکستان کے مختلف شہروں میں شیعہ فرقہ کے لوگوں کی طرف سے یوم عاشورہ کے موقع پر مذہبی رسومات کی جوش وخروش سے ادائیگی کرتے ہوئے کم سے کم چھ افراد زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ ان رسومات میں زنجیر جس کے سروں پر تیز بلیڈ لگے ہوتے ہیں اس سے اپنی پیٹھ اور سینے پر زخم لگاتے ہیں۔ اس طرح اپنے آپ کو زخمی کرکے بطور ہمدردی امام حسین کے دکھوں میں اپنے آپ کو شریک سمجھتے ہیں۔

ملتان میں ہسپتال کے ملازمین نے بتایا کہ امام حسین کی یاد میں منائے جارہے مختلف جلوسوں میں اب تک 150 آدمی زخمی ہوگئے ہیں۔ دو نے اپنے آپ پیٹ میں چاقو گھونپ لئے تھے۔

افغانستان میں ایک عجیب وغریب بیماری

وسطی افغانستان میں ان دنوں ایک عجیب وغریب بیماری پھیلی ہوئی ہے جس کے بارہ میں عالمی ادارہ صحت کے ماہرین یہ طے نہیں کر پارہے ہیں کہ وہ دماغی بخار ہے یا اور کوئی بیماری۔ عالمی ادارہ صحت کے ماہرین کے مطابق اس بیماری کا غوری صوبے کے تایوار اضلاع میں خاص زور ہے۔ بیماری کی علامتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے زور پکڑنے کی بنیادی وجہ لوگوں کو ملنے والے راشن میں وٹامن سی اور ای کی قلت ہے۔ تایوار اضلع اور اس سے ملے ہوئے دیہاتوں کے لوگ زیادہ تر سوکھی روٹی اور چائے پر قناعت کرتے ہیں ضلع تایوار اور دوسرے متاثرہ گاؤں پہاڑی علاقہ میں واقع ہیں جن تک صرف ہیلی کاپٹر کے ذریعہ گرمیوں اور موسم خزاں میں پہنچا جا سکتا ہے۔ افغانستان کی وزارت صحت کے مطابق تایوار میں اس نامعلوم بیماری کا اب تک 40 سے زیادہ لوگ نشانہ بن چکے ہیں۔

پرویز مشرف کے صدارتی ریفرنڈم کیخلاف ملک گیر تحریک کا فیصلہ

پاکستان بار ایسوسی ایشن اور سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن نے جنرل پرویز مشرف کو ملک کا صدر منتخب کرنے کیلئے مجوزہ ریفرنڈم کے خلاف مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں تنظیموں کے عہدیداروں نے کہا ہے کہ انہوں نے ریفرنڈم کی مخالفت کرنے کا فیصلہ لیا ہے کیونکہ یہ ناجائز اور غیر آئینی ہے۔

دونوں تنظیموں نے 20 اپریل کو لاہور میں وکلاء کا فورم منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ مہم کے خلاف حکمت عملی وضع کی جاسکے۔ ایسوسی ایشنوں کا کہنا ہے کہ ملک میں 90 فیصد وکلاء ریفرنڈم کے خلاف ہیں۔ جنرل مشرف کو آرمی چیف کے طور پر ہی کام کرنا چاہئے اور کسی اہل شخص کو صدر بننے دینا چاہئے۔ انہوں نے چند سیاسی پارٹیوں کی طرف سے مجوزہ ریفرنڈم کی حمایت پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ریفرنڈم کلچر کو نہ روکا گیا تو ہر دس سال بعد کمزور سرکار کو ہٹا دیا جائیگا اور فوج برسراقتدار آجایا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر جنرل مشرف صدر بننا چاہتے ہیں تو انہیں آرمی چیف کے عہدہ سے استعفےٰ دینا چاہئے اور پھر صدارتی چناؤ لڑنا چاہئے۔ وہ بیک وقت دو عہدے اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔ دریں اثنا جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جنرل مشرف ملک کے قانونی صدر نہیں بن سکتے۔ بی بی سی کے ساتھ انٹرویو میں قاضی حسین احمد نے کہا کہ ملک ناجائز طریقہ کار کو قبول نہیں کریگا اور انہیں صدارتی ریفرنڈم سے پہلے آرمی چیف کے عہدہ سے استعفےٰ دینا ہوگا۔

پاکستان میں زہریلا ٹنکچر پینے سے 20 افراد ہلاک

گذشتہ دنوں ضلع سیالکوٹ میں شراب کے نشہ کے عادی لوگوں کی طرف سے زہریلا ٹنکچر پینے سے 20 افراد کے مرنے کی اطلاع ملی ہے۔ جب کہ درجنوں کو ہسپتال میں داخل کرانا پڑا ہے۔ سیالکوٹ پولیس حکام کے مطابق مرنے والوں کی تعداد زیادہ ہو سکتی ہے کیونکہ کچھ خاندانوں نے قانونی چارہ جوئی سے بچنے اور بدنامی کے ڈر سے مرنے والوں کی جانکاری نہ دی ہو۔ کیونکہ پاکستان میں مسلمانوں کیلئے شراب پینا ممنوع ہے۔

نیپال میں 16 ماؤنواز چھاپہ ماروں سمیت 17 افراد ہلاک

کٹھمنڈو 30 مارچ۔ ہمالین قوم میں بغاوت پھوٹ پڑنے سے ماؤوادی تشدد میں کم سے کم 17 لوگ ایک دن میں مارے گئے۔ وزارت دفاع کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ فوجی دستوں نے پچھلے دو دنوں کے دوران مغربی نیپال کے ہمالیائی پہاڑیوں میں 16 قبائلیوں کو مار گرایا اور ان سے بم گولہ اور دیگر بارود بھی قبضہ میں لیا ہے۔ وزارت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ماؤوادیوں نے جنوبی نیپال میں دھنولہ ضلع کے ایک گاؤں کے پردھان کو ہلاک کردیا تھا۔ یہ لوگ نیپال کے بہت سے حصوں میں گوریلے بن کر دولت مند لوگوں اور سیاسی حریفوں پر حملے کرتے آرہے ہیں۔ نیپال سرکار نے نومبر میں پہلی دفعہ اپنی فوجوں کو حرکت دی تھی جب گوریلے اس بات چیت کیلئے باہر نکل پڑے اور فوجی دستوں پر تمام ملک میں سلسلہ وار حملے کرنے لگے۔ سال 1996 سے لے کر اب تک 3000 آدمی داسی جھگڑے میں مارے جاچکے ہیں۔ امریکہ کے سٹیٹ محکمہ کے ترجمان فلپ ریکر نے ماؤوادیوں کو تاکید کی ہے کہ وہ فوری طور پر ہتھیار چھوڑ کر شہریوں پر حملے بند کریں اور اپنے مقاصد کو پرامن طریقے سے پیروی کریں۔ نیپال نے پوری دنیا سے اپیل کی ہے کہ اس چھ سالہ قبائلی ازم کو ختم کرنے کیلئے نیپال کی مدد کی جائے۔

جموں کشمیر میں 9 ملی ٹینٹ تنظیمیں پوٹو کے تحت ممنوعہ قرار

یو این آئی کی خبر کے مطابق جموں کشمیر میں مختلف ملی ٹینٹ گروپوں کے 4000 کارکن دہشت پھیلا رہے ہیں ان میں سے 9 ملی ٹینٹ تنظیموں کو انسداد دہشت گردی آرڈی نینس (پوٹو) کے تحت ممنوعہ قرار دے دیا ہے۔ یہ جانکاری آج ریاستی اسمبلی میں دی گئی۔ ریاستی اسمبلی میں سٹیٹ میں دہشت گردی کے معاملہ پر سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر مملکت برائے داخلہ خالد نجیب سہراوردی نے کہا کہ جن 9 ملی ٹینٹوں کو پوٹو کے تحت لایا گیا ہے ان میں لشکر طیبہ، جیش محمد، پاسبان اہل حدیث تحریک فرقان، حرکت المجاہدین، حرکت الانصار، حرکت الجہاد الاسلامی، حزب المجاہدین اور حزب المجاہدین پیر پنجال رجمنٹ شامل ہیں۔

سہراوردی نے کہا کہ جیش محمد اور لشکر طیبہ کے علاوہ جو دیگر اہم ملی ٹینٹ تنظیمیں ریاست میں سرگرم ہیں ان میں حرکت المجاہدین، حرکت الجہاد الاسلامی، حزب المجاہدین اور جے یو ایم شامل ہیں۔ البرق، البدر، تحریک الجاہدین، اور العمر جیسی ملی ٹینٹ تنظیمیں بھی سبقت بنانے کی کوشش کررہی ہیں۔

(بحوالہ ہند سماچار جالندھر 2-4-2002)

باتیں کرنے والا روبوٹ

مشینی انسانوں کی ترقی کی دنیا میں صف اول کے ملک جاپان کے لوگوں کے روزانہ کی زندگی میں ان مشینی انسانوں یعنی روبوٹوں کا دخل مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ملک کی کئی کمپنیاں مختلف طرح کے روبوٹ کی ترقی میں سرگرم ہیں۔ اسی سلسلے میں جاپان کی سونی کارپوریشن نے SDR 4x نامی ایک ننھے سے دل بہلاؤ روبوٹ کا نمونہ (پروٹو ٹائپ) تیار کیا ہے گذشتہ دنوں ٹوکیو میں منعقدہ پریس کانفرنس میں اس روبوٹ کو دکھایا گیا یہ ایک 60 سینٹی میٹر اونچا دل بہلاؤ روبوٹ ہے۔ یہ روبوٹ ابھی بھی ترقی کے مراحل میں ہے لیکن خاص سینسروں کا استعمال کرتے ہوئے وہ ابھی بھی لوگوں سے بات کرسکتا ہے۔

چین میں ٹریفک حادثہ میں روزانہ 300 افراد ہلاک

چین کے سرکاری ٹیلیویژن کی ایک خبر کے مطابق پچھلے سال چین میں ٹریفک کے حادثوں میں روزانہ 300 افراد ہلاک ہوئے تھے حادثوں کی یہ شرح اس سے پہلے سال کے مقابلہ میں تیرہ فیصد زیادہ تھی۔

عوامی سلامتی کی وزارت کے اعداد وشمار کے مطابق پچھلے سال تقریباً سات لاکھ پچیس ہزار سڑک حادثوں میں ایک لاکھ چھ ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ ان حادثوں میں اضافہ کی وجہ بیان کرتے ہوئے وزارت نے کہا کہ اس کی اصل وجہ سڑکوں اور شاہراہوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے ساتھ ساتھ کاروں اور ٹریفک کے دوسرے ذرائع کی تعداد میں اضافہ ہے۔

انڈونیشیا میں ٹی بی سے ہر سال 15700 اموات

انڈونیشیا میں ہر برس کم از کم 15700 افراد کی موت ٹی بی کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس کی بنیادی وجہ لوگوں کا علاج کرانے سے گریز کرنا ہے۔ وزارت صحت میں ٹی بی محکمہ کے افسر حلیم سانو سانتو سونے بتایا کہ ہر برس تقریباً 5 لاکھ انڈونیشیائی شہری اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ گذشتہ روز جکارتہ پوسٹ اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ٹی بی کے مریض اپنی باقاعدہ جانچ کرانے کیلئے سرکاری ہیلتھ سینٹروں میں جانے سے کتراتے ہیں اس لئے اس بیماری سے مرنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

......113 ویں سالگرہ......

دنیا کے معمر ترین شخص جاپان کے یوکیچی چکانجی نے 24 مارچ کو اپنی 113 ویں سالگرہ منائی مسٹر چکانجی کی پیدائش 1889ء میں ہوئی تھی اور اس وقت وہ جنوبی مغربی جاپان کے کیشو جزیرہ میں رہتے ہیں۔ گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق اس برس چار جنوری کو سیڈ بینائی کے انٹونیوڈو کے انتقال کے بعد مسٹر چکانجی دنیا کے سب سے معمر شخص بن گئے تھے 91 برس کی عمر تک وہ پوری طرح صحتمند تھے۔ لیکن پچھلے کچھ دنوں ان کی بینائی کم ہوئی ہے اس لیے وہ اب گھر سے باہر نہیں نکلتے۔

اعلان نکاح ودرخواست دعا

مورخہ 29-3-02 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء وصدر مجلس وقف جدید نے عزیزہ نوید کوثر صاحبہ بنت محترم مولانا مظفر احمد صاحب ظفر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم وسیم احمد صاحب شیخ ابن مکرم سلیم احمد صاحب شیخ المستریم ہالینڈ بعوض حق مہر ڈیڑھ لاکھ روپے فرمایا۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

عزیزہ خالدہ طیبہ بنت مکرم ڈاکٹر نصیر الدین قمر صاحب ساکن قادیان کے نکاح کا اعلان مکرم سید اسد الاسلام شاہ صاحب ابن مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب ساکن گلاس گو (یوکے) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پونڈ حق مہر پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 8-2-2002 کو مسجد مبارک قادیان میں کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Tel Fax :(0091)01872-20757
Tel Fax:(0091) 01872-21702

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol:51 Wednesday 10th April 2002 Issue. No. 15

پاکستان اب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جہاد کی طرف لوٹ رہا ہے

نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

ہم میں قومی اتحاد یکجہتی کا بھی فقدان ہے۔خود مذہبی جماعتیں کس قدر متحد و منظم ہیں ڈھکی چھپی بات نہیں مذہبی رہنما ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے بلکہ تبرہ بازی انکا محبوب مشغلہ ہے اسکے باوجود وہ جذباتی ماحول پیدا کرنے اور عوام کو فکری طور پر گمراہ کرنے سے باز نہیں آتے۔

مذہبی سیاسی جماعتوں کو اپنے تصور جہاد کا رخ قتال سے ہٹا کر دوسرے شعبوں کی طرف کرنا چاہئے۔تقریبا تمام مذہبی جماعتیں اس پر متفق ہیں کہ ملک کے اندر جہاد کا اعلان نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے فساد پھیلے گا۔ان کے اس حقیقت پسندانہ موقف کو سراہتے ہوئے مذہبی قائدین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں میں جاری جہاد کی پر جوش حمایت کا رویہ ترک کر دیں انہیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ افغانستان میں جہاد نہیں ہو رہا بلکہ افغانوں کے مختلف گروپ اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔طالبان بھی محض امن کی بحالی کے لئے اٹھے تھے دوسرے معنی میں انہوں نے بدامنی فسق و فجور اور وحشت و بربریت کے خلاف جہاد کیا۔انکے داخلی جہاد میں ٹانگ اڑانے کی ہمیں کوئی ضرورت نہ تھی مذہبی جماعتیں جہادوں کی شوقین ہیں تو وہ ملک کے اندر غربت، جہالت، فرقہ واریت اور دہشت گردی کے خلاف جہاد کریں ان کے پاس چندے کی صورت میں کروڑوں روپے جمع ہوتے ہیں اس رقم کو فلاحی کاموں میں لگائیں وہ اقتدار میں ہوئے بغیر بھی بے شمار ایسے کام کر سکتی ہیں جو عام لوگوں کے مسائل و مصائب کو کم کر سکیں ہمارے ہاں مذہبی انتہا پسندی کی وجہ سے فرقہ واریت بڑھتی چلی جا رہی ہے جس کی وجہ سے دہشت گردی کو فروغ حاصل ہو رہا ہے تمام مذہبی جماعتیں فرقہ واریت کے خاتمہ اور دہشت گردی کی روک تھام کے لیے مل کر جہاد کریں انہیں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کی اخلاقی اور عملی حمایت حاصل ہوگی ہمارے ہاں فکری انتشار اور جذباتی ہیجان مذہبی سیاسی جماعتیں پیدا کرنے میں پیش پیش ہیں جو کسی نہ کسی طرح اقتدار میں آنا چاہتی ہیں جنہیں اپنی انتخابی سیاست کے لیے بھاری چندوں کی ضرورت رہتی ہے۔ان جماعتوں نے پچھلے دو عشروں کے دوران نظریاتی کام بالکل ترک کر دیا ہے اور یہ مروجہ سیاست کی غلاظتوں میں لتھڑ کر اپنا دینی تشخص کھو چکی ہیں۔

طالبان کے اقتدار کے خاتمہ کے ساتھ ہی جس طرح نوجوان نسل سینماؤں پر لوٹی، خواتین نے برقعے اتارے اور لوگوں نے داڑھیاں صاف کرائیں اس سے مغرب کو یہ پروپیگنڈا کرنے کا موقعہ ملا کہ طالبان نے جبر سے اسلام نافذ کر رکھا تھا۔یہ درست ہے کہ ہر جگہ دینی احکامات سے روگردانی کرنے والے بھی ہوتے ہیں اور دین پر عمل کرنے والے بھی تاہم نفاذ اسلام کے لیے معاشرہ کی تربیت لازمی امر ہے اگر ہماری مذہبی سیاسی جماعتیں اگلے دس پندرہ سال کے لئے انتخابی سیاست سے کنارہ کشی کا اعلان کر کے محض تبلیغ دین اصلاح معاشرہ اور عوام کی فکری تربیت کا راستہ اختیار کر لیں اور سماجی و معاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد کریں تو یقیناً وہ ملک کے اندر فکری انقلاب برپا کر سکتی ہیں اور انہیں وسیع پیمانے پر عوامی پذیرائی بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

(روزنامہ اوصاف۔۲۱ دسمبر ۲۰۰۱ء)

علامہ اقبال نے احمدیوں کی مخالفت سیاسی وجوہ کی بنا پر کی تھی

ریٹائرڈ جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال کا انکشاف

21 جولائی 2001 کو "افکار جمال الدین افغانی کی روشنی میں پاکستان کی نظریاتی اساس" کے موضوع پر جناب ڈاکٹر جاوید اقبال کے ایک لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔دوران تقریر انہوں نے کہا:-

"میں رجعت پسند ملاؤں کے دینی خیالات سے بیزار ہو کر اسلام سے بہت دور ہو گیا تھا، لیکن سر سید احمد خاں کی تفسیر پڑھ کر میں از سر نو مسلمان ہوا، کیونکہ ان کی تفسیر نے میرے اندر عقل کی بغاوت کو فرو کیا۔انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں مسجد میں نماز نہیں پڑھتا، کیونکہ وہاں ہر دم ہی کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں سے مخالفانہ مذہبی عقائد رکھنے والا کوئی جنونی کلاشنکوف لے کر نمازیوں پر حملہ آور نہ ہو جائے۔انہوں نے کہا کہ آج دینی حلقوں کی طرف سے اس بات پر بہت زور دیا جاتا ہے کہ حکومت اسلام نافذ کرے، لیکن جب کسی مسجد میں نماز پڑھنے والے ایک مذہبی جماعت کے افراد پر ایک دوسری مذہبی جماعت کا مسلح شخص حملہ آور ہوتا ہے تو وہاں حکومت کس طرح کا اسلام نافذ کرے؟ حکومت تو اس مسئلہ کو خالصۃً امن و امان کا مسئلہ سمجھتے ہوئے اسے خالص سیکولر طریقے سے ہی حل کرے گی، کیونکہ کسی ایک جماعت کا اسلام نافذ کر کے وہ یہ مسئلہ ہرگز حل نہیں کر سکتی۔لہذا علماء جس قسم کے اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں، وہ حکومت کے بس کا روگ نہیں۔علماء آج تک یہ بات بھی واضح نہیں کر سکے کہ وہ کس طرح کا نفاذ اسلام چاہتے ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے احمدیوں کا مسئلہ اٹھایا اور کہا کہ سر ظفر اللہ خاں نے یو این او میں اسلامی ممالک اور پاکستان کی جو شاندار خدمات انجام دیں انکا میں عینی شاہد ہوں لیکن ہم پاکستانیوں نے احمدیوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔کل کو شیعوں کو بھی کافر قرار دے دیں گے تو معاملہ کہاں جا کر رکے گا حکومت کیسے چلے گی پاکستان کیسے ترقی کریگا۔انہوں نے کہا کہ قائداعظم اور علامہ اقبال نے اسلام کا نام لیا تو اس سے ان کی مراد مسلم کلچر تھی اور مسلم کلچر میں تمام فرقے سمائے ہوئے ہیں۔کلچر کی وضاحت کرتے ہوئے قائداعظم نے مثال دی تھی کہ ہم گائے کا گوشت کھاتے ہیں ہندو نہیں کھاتے۔اسی کلچر کی حفاظت کی خاطر پاکستان کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے قادیانیوں کا مسئلہ اٹھا کر ایک نئی بحث چھیڑ دی جسکا نہ تو لیکچر کے موضوع سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہی اس سے نظریہ پاکستان کو سمجھنے میں کوئی مدد ملی، بلکہ الٹا یہ ہوا کہ بعض لوگوں کے جذبات برافروختہ ہوئے۔ایک بہت ہی سنجیدہ اور متین نوجوان نے علامہ اقبال کی فکر کے حوالے سے فاضل مقرر کے فرمودات پر چند سوالات اٹھائے۔قادیانیوں کے بارے میں نوجوان کا سوال یہ تھا علامہ اقبال تو ان اولین لوگوں میں سے ہیں، جنہوں نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے ایک الگ مذہبی جماعت تسلیم کیا جائے۔ اس پر جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایک زمانے میں علامہ اقبال نے احمدیوں کی تعریف بھی کی تھی، لیکن بعد میں سیاسی وجوہ پر ان کے مخالف ہو گئے۔ (روزنامہ پاکستان لاہور ۲۸ جولائی ۲۰۰۱ء)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔کراچی۔فون 629443

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش: 237-0471,237-8468